TEXT PROBLEM WITHIN THE BOOK ONLY

UNIVERSAL LIBRARY

OU_222104

UNIVERSAL LIBRARY

بعون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

نظم مرصع

مطبع نامی منشی نولکشور میں بطبع ہو کر مقبول جہان ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم

کہاں تاب طاقت کہ میری زبان
کرے حق تعالے کی قدرت بیان
وہ صنعت ہے اوسکی زمین تا فلک
کہ حیرت مین ہین جملہ جن و ملک
زبان مو بمو ہو اگر تن مرا
سر مو نہ ہو حمد اوسکی ادا
مگر اس گدا کی یہی ہے صدا
مین ہون اوسکا بندہ وہ میرا خدا
بجز اوسکے سوا اور جو ہے کلام
نبی و علی پر درود و سلام

پوشیدہ نہ رہے کہ سواے تذکرۂ الٰہی سب گفتگو واہی ہے مگر حکایات عشق انگیز اور روایات درد آمیز رسیدگان عالم امکان کو نیرنگی روزگار سے گوش گذار اور صنائع بدائع قادر برحق سے خبردار کرتے ہین اس لیے اس خاکپاے درویشان حق بین محمد عوض زرین نے قصۂ چہار درویش زبان فارسی مین ترتیب دیا اور عبارت شگفتہ سے گلدستۂ مجالس کیا راجہ صاحب سراپا حلم و تمکین راجہ رامدین کہ اوس عالی منش کے برادر بزرگ خداوند عدل و جود راجہ بیتل پرشاد اور برادر میانہ فیاض زمانہ راجہ بھوانی پرشاد دام اللہ اقبالہم نے اس ہیچمدان کی تصنیف مطالعہ فرماتے اور حظ وافر اوٹھاتے ایک روز فرمایا کہ اگر کلام زبان ہندی مین انتظام پاے مسامع کو بسہولت سرور آشنا ہے خوشنودی آقا کو بہبودی دنیا و عقبیٰ جانکر سر رشتۂ ادب ہاتھ سے نہ دیا اور زبان اردو مین قلم بند کیا اشعار رہے وہ سدا کامیاب ہے کہ جسکی بدولت بنی یہ کتاب

جوان و جوان بخت و روشن جبین
عبارات رنگین سے ہو گلستان
جو کوئی کرے سیر ہو گل زمین

گرامی نشش راجہ رام دین
بنا کر یہ گلدستۂ روزگار
اوسے دے دعا اور مجھے آفرین

ہوئی اوسکی خواہش کہ یہ داستان
لکھی اسکی تاریخ باغ و بہار
۱۲۱۶

سرزمین ولایت روم مین ایک بادشاہ عادل و دریادل صاحب تاج و تخت نام آزادبخت اوسکی عمر پچاس کے قریب مگر اولاد سے بے نصیب ایک وزیر آئینہ روبرو تھا ایک بال سفید نظر آیا فرمایا بے اولاد زندگی بے مزہ ہے اور دنیا و روزہ ہی گوشہ لیجیے اور عبادت کیجیے ابیات نکلنے لگے بال ہیں سفید تو بہی اب کسے زندگی کی امید ہو اگر سو برس تک رہین جان و تن تو پھر آخر رہی گور ہے اور کفن تو بس گوشہ لیا اور حکم کیا کہ جب تک اجازت نپائی اپنا اور بیگانہ کوئی نہ آئی امیر او وزیر سب حیران ہر ایک کو او ہی گمان کوئی کہتا ہوا کوئی کہتا فقیر ہوا تیسرے روز خردمند نام وزیر صاحب تدبیر نے دعا کر عرض کی کہ بے جمال عالم آرا جہان تاریک ہے اور غلام رنج و راحت کا شریک ہے جو پیر و مرشد فرمائین سب عمل مین لائین کہا میر التخت بے جانشین اور انگشتری بے نگین ہے خدا نے مجھے ملک کا مالک کیا مگر فرزند نہ دیا اب دنیا سے نفرت اور فکر آخرت ہے نظم

یہ لازم ہے جو آدمی پیر ہو
کہ بے بندگی ہیچ ہے زندگی
اوسے زاد عقبے کی تدبیر ہو
مرے حق مین اکسیر ہے بندگی

وزیر نے عرض کی کہ صدقہ دافع ہر مرض ہے اور خیرات کفیل ہر غرض ہے ظل سبحانی تخت سلطانی پر جلوس فرمائین اور خدمت فقرا بجا لائین یقین ہے کہ گوہر مراد ملے اور گل مقصد کھلے باری التماس وزیر نے حسن اجابت پایا دربار عام فرمایا کہ تمام روز عدل اور انصاف سے حکمرانی کرتا اور شب کو تنہا گور بزرگان پر فاتحہ خوانی کرتا ایک روز باد تند تھی شہر سے باہر ایک چراغ نظر آیا فرمایا اس شدت ہوا مین چراغ روشن کرشمۂ جنات ہے یا کسی بزرگ کی کرامات ہے قدم آگے رکھا دیکھا ایک مقبرے مین چار خرقہ پوش خاموش بیٹھے ہین پوشیدہ کھڑا ہوا تا دریافت کرے انسان ہین یا شیطان ناگاہ ایک فقیر بولا کہ ہم تم ہر ایک نے بہت سا رنج اوٹھایا اور آج آب و دانہ یہان لایا کل دیکھیے پردہ غیب سے کیا باہر آئے اور یہ چرخ شعبدہ باز کیا بازی لائے شب دراز ہے اور درد دل جان گداز ہے اپنی اپنی سرگذشت کہو تا روز روشن ہو کہا بہتر ہے اول آپ ہی آغاز او رہم غریبون کو سرفراز کیجیے

قصۂ اول

درویش اول بولا کہ یہ آوارۂ وطن باشندۂ یمن ہے اس بندۂ بیمقدار کا والد بزرگوار ملک التجار اور صاحب اقتدار تھا دولتمند اس سے قرض لاتے اور فقیر درزر و زینہ پاتے

دو فرزند رکھتا تھا ایک یہ فقیر دوسری ہمشیرہ لیکن کار فقیر ہمشیرہ سے اپنے عین حیات مین فراغت کی
اور میری پرورش بناز و نعمت کی جو مین بلوغت کو پہونچا میرے باپ نے پیالۂ اجل پیا اور میری والدہ نے
خانۂ گور کو آباد کیا تین روز تک میری وہ حالت رہی کہ نہ کسی کی سنی اور نہ اپنی کہی چوتھے روز خویش
واقربا آئے حرف نصیحت درمیان لائے کہ گریہ وزاری سے درگذر اور صبر اختیار کر نظم
جسے دی ہے خلاق عالم نے جان ٭ وہ اکدم کا دنیا مین ہے میہمان ٭ جہان مین کسی کو نہین ہے قرار ٭
سراسر زمین گور ہے اور مزار ٭ ناچار دل کو تسلی دی اور گھر کی خبر لی نقد و جنس باپ کا پایا مال فراوان
ہاتھ آیا آغاز جوانی اور موسم نادانی تھا چند اوباش طعام تلاش یار اور جلیس کار ہوئے طبیعت
عیاشی پر آئی اور مال بے پروائی پر وقت راگ و رنگ اور طبلہ و مردنگ تھا نظم شب و روز رہتا تھا دور شراب ٭
کہ ہوتا تھا دل دشمنوں کا کباب ٭ وہ دلچسپ مجلس شگفتہ بہار ٭ کہ باغ ارم سیکھے اوس سے نثار ٭
تھوڑی مدت مین یارون نے ہزارون کو برباد دیا اور کنارہ کیا نہ آشنا رفیق نہ بیگانہ شفیق اپنا احوال
باین نوبت پہونچا کہ نہ سر پر تاج اور روٹی کا محتاج جو کسی طرف راہ نہ پائی ہمشیرہ یاد آئی دست تاسف ملا
تن تنہا چلا نہ زاد و راحلہ نہ یار قافلہ غم و غصہ کھاتا آپ کو وہان پہونچایا ہمشیرہ صورت فقیر دیکھکر روئی
کہا اے بھائی دولت مفت کھوئی پھر غذاے لطیف لائی پوشاک فاخرہ پہنائی کئی مہینے رہا ایک دن
ہمشیرہ نے کہا بھائی بیکاری باعث بیقدری ہے اور دلیل بے ہنری ہے سوداگر شام کو جاتے ہین
تو بھی متاع تجارت خرید لا اونکے ساتھ جا پریشانی دور اور فراغت بدستور ہو گی مین بدست دیا
کچھ نہ بولا اوسنے صندوقچہ کھولا وسو اشرفی دی اور تشفی کی مین نے متاع کفایت سے لی اور
ایک معتمد کو سپرد کی قافلے نے کوچ کیا مین نے رہ کر گھوڑا لیا چند روز کے بعد با ساز خوب اور
لباس مرغوب چلا و منزل طے کر کے جا ملا سوداگرون کو استراحت اور رات کو سیاحت کرتے ہر روز
باتفاق دعوت کھاتے منزل بمنزل خوش جاتے جب قافلہ شام کے نزدیک پہونچا مین سر شام
سوار ہوا کہ پیشتر شہر کو جاؤن کاروان سرا مین فرود آؤن گھوڑا خیر کر کے آیا دروازہ شہر پناہ بند پایا
ناچار زیر دیوار منزل کی جب کہ نصف شب گذر تک پہونچی اوس وقت کسی نے ایک صندوق
دیوار سے نیچے چھوڑ دیا مینے اودھر باگ کو موڑا کہ یہ مال لیجیے اور خرچ کیجیے دیکھا تو ایک نازنین چاردہ سالہ
آتش کا پرکالہ کہ آفتاب اوس سے شرمندہ اور مہتاب اوسکا بندہ زخمی صندوق مین تڑپتی ہے اور آہستہ آہستہ

کہتی ہے کہ اے بیدرد مین نے کیا تیری تقصیر کی کہ تو نے میری جان لی نظم جو مین دیکھا اوس
نازنین کا جمال ٭ ہوئی زلف اوسکی محبت کا جال ٭ اوسے دیکھ گھائل مرا دل ہوا ٭ یہ تڑپا یہ تڑپا
کہ بسمل ہوا ٭ مین نے کہا اے جان جہان تیرا گھر کہان ہے کس ظالم نے بیرحمی سے تیرا تن نازک
زخمی کیا اور یہ وبال سر پر لیا اگر مین اوسے پاؤن قیمہ بناؤن میری آواز جان گداز سنکر آنکھ کھولی
اور بولی اے عزیز کیا فائدہ کام تمام ہے اگر مجکو زمین کھود کے گاڑ دے ثواب عظیم لے مینے دل ہاتھ سے دیا
تامل نکیا جوانی دیوانی ہوتی ہے اوسکا صندوق اوٹھایا کاروان سرا مین لایا جراح کو
طلب کیا مگر خوف نے لیا مبادا کشف راز او رفضیحت دراز ہو القصہ جراح نے اوسکا منہ کھولا
تند ہوکر بولا کہ اے بے معنی یہ کیا نادانی ہے میری زبان سے نکلا بندہ بے تقصیر ہے اور یہ
میری ہمشیر ہے قافلہ مین سے آتا تھا رات کو چورون نے لوٹ لیا اور اسکو زخمی کیا شہر نزدیک
پایا اوٹھا لایا بارے جراح نے رحم کیا زخمون کو سیا اور کہا امید ہے خدا فضل کرے یہ نہ مرے جو
سوداگر داخل شہر ہوئے مین نے اپنا مال لیا سب اوسی پر خرچ کیا آرام مجپر حرام ہوا جو وہ کھاتی تو مین
کھاتا جو وہ سوتی تو مین سوتا نظم نہ آرام جبکو نہ تن کی خبر ٭ اوسی پر مری رات دن تھی نظر ٭ جو کرتی تھی
میری طرف وہ نگاہ ٭ تو میرے جگر سے نکلتی تھی آہ ٭ قدرت خدا سے صحت پائی چالیس روز کی بعد
نہائی اے درویشو جس وقت وہ نہائی اور مسند ناز پر آئی کیا عرض کرون نظم وہ چہرے پر
اوس ناز پرور کے نور ٭ مگر آسمان پر سے اوتری تھی حور ٭ خدا جانے انسان تھی یا پری ٭ درخشان تر از
زہرہ و مشتری ٭ وہ نازنین ہمیشہ چپ رہتی اپنا احوال کچھ نہ کہتی مین بھی بے اجازت بات نہ کہتا
اوسکی رضا مین رہتا آخر میرے پاس خرچ نہ رہا ملول بیٹھا تھا فرمایا کہ مین نے جانا جو تیرے پاس تھا
سب خرچ کیا لکھنے کا سامان حاضر کر اوسکے کہنے کے موافق حاضر کیا اوسنے لکھ دیا اور کہا فلانی ٹھور
ایک سوداگر صاحب اقتدار ہے اوسکا نام سیدی بہار ہے یہ رقعہ لیجا اوسے دے مین نے
رقعہ پہونچایا وہ آداب بجالایا فوراً ایک خوان سربمہر محلسرا سے لاکر غلام کو دیا اور حکم کیا
کہ جس مکان سے یہ جوان رخصت کرے تو وہان سے پھرے مین نے سر دروازہ کاروان سرا
خوان لیا اوسے رخصت کیا خوان بھاری تھا بدشواری حجرے مین لایا اوس جان جہان نے
فرمایا دیکھ گیدی نے کیا بھیجا سرپوش اوٹھایا پر از طلا پایا مجکو حیرت آئی کہ اوس عزیز نے اس قدر زر دیا

اور کچھہ تفحص نہ کیا الٰہی یہ نادرہ روزگار کس خاندان بزرگ سے ہی پھر مہربانی سے کہا اے فلان
تو نے میری خدمت بہت کی اور اپنی دولت برباد دی یہ مشت زر لے خرچ کر مین بازار سے طعام لذیذ لایا
اوسنے نوش فرمایا کہا ایک حویلی خرید کر کہ گور گڑھا اپنا علیحدہ بہتر ہے مین نے تمام روز گردش کہائی ایک
عمارت بہم پہونچائی کئی ہزار اشرفی قیمت دیکر خرید کی جب عمارت مین آئی اشارت فرمائی کہ بازار کی طرف جا
پوشاک طیار لا مینے کہا ای جان جہان پوشاک طیار کہان فرمایا قلعہ بادشاہی کی متصل یوسف نام سوداگر
مالدار ہی اوسکی دکان پر طرح طرح کا اسباب طیار رہی مین گیا دیکھا ایک جوان خوش رو چار ابرو بالای مسند ناز با متیاز بیٹھا ہی نظم
بہت نازک اندام و خوش قد جوان .:. چمن مین نزاکت کے سرو روان .:. نہایت حسین [illegible]
گلستان خوبی کا تازہ نہال .:. مین نے کہا ایک بزرگ زادی صاحب اقتدار ہی اوسکی واسطے
پوشاک درکار ہے کہا کرم کیجیے لیجیے پوچھا وطن عرض کی مین پھر پوشاک بیبہا لی اور قیمت دیکر اردی کی
وہ عزیز محبت سے پیش آیا حرف دعوت درمیان لایا مین نے عذر کیا کہ بندہ اس شہر مین بیگانہ ہے
اور ساتھہ صاحب خانہ ہے اوسکی تنہائی ناگوار اور جدائی دشوار ہی ہر چند مین نی منہہ موڑا اوسنے
دامن نچھوڑا ناچار قسم یاد کی کہ اب جاؤن شام کو آؤن اس اقرار سے اوس زیبا نگار کے نزدیک
رخصت لایا پسند آیا پوچھا دیر کیون ہوئی مینے اوسکی مہربانی کا حال سب بیان کیا کہا بہتر وعدہ وفا کر مجکو
اوس سراپا زیبائی کی جدائی منظور نہ تھی مین نے حیلہ کیا اوسنے غصہ کیا ناچار رضا درکار شام کو گیا وہ عزیز دکان
بند کر کے منتظر تھا اوسکی خاطر اس قدر بشاشت لائی گویا گئی ہوئی چیز ہاتھہ آئی ایک باغ مین نشست کی مجلس ترتیب دی
نظم کرون کیا مین اوس باغ کی ثنا .:. بہشت برین کا نمونہ بنا .:. درخت اوس مین جتنے تھے سب میوہ دار
چمن وہ چمن کہل رہی تھی بہار .:. اوسمین ایک حوض آب شیرین سے لبریز فوارہ گہر ریز مکان خوب و فرش
مرغوب شب مہتاب بزم شراب گروہ مطرب آیا اس مزے سے گایا اگر زہرہ سنتی تنکے چنتی جب باغ گرم اور دل
نرم ہوا اوسکی آنکھون سی دریاے اشک بہا مجھسے کہا دوست دمساز سے پردہ بعید از وفاق بلکہ علامت
نفاق ہی اگر یہ عاجز اجازت پائے اپنی معشوقہ کو بلائے کہ وہ میری آرام جان اور درد دل کی درمان ہی مین نی کہا
اے دوست دار تیری خوشی درکار ہے جلد بلوا کہنے کے بموجب بلوائی ایک عورت خوب صورت پردی سے
باہر آئی قدرت خدا نظر آئی نظم نگہ اوسکی ہوتی تھی سبدم و چار .:. گذر جاتی تھی تیر سی دل کی پار
کہا اے یار دلنواز تو بھی اپنا ساز منگا اور کچھہ گا اوسنے ساز منگایا اس خیال سے ترانہ گایا

کہ پانی چلنے سے اور پرندا اوڑنے سے رہا تین رات دن وہ مزار رہا کہ ہر ایک مست و مدہوش اور مین از خود فراموش ہو رہے تھے روز دل مین گذرا کہ اے نادان وہ گرم جوشی اور یہ فراموشی ایک ساعت اوسکی جدائی ناگوار اور مفارقت دشوار تھی اب کیا عذر لائیگا کہ شرمندگی سے سر نہ اوٹھائیگا اوس عزیز سے رخصت طلب کی اجازت نہ دی کہا خدمت مین کیا کوتاہی پائی کہ خاطر پر کدورت آئی مین نے کہا یہ کیا بات ہی تم تو موصوف بجمیع صفات ہو پھر رخصت ہوا اوس جان جہان کے پاس آیا شرمندگی سے سر نہ اوٹھایا متبسم ہو کر فرمایا کہو دعوت کی کیا حلاوت پائی مین نے اوسکا حسن اخلاق اور معشوقہ کا وفاق سب بیان کیا کہا اے فلانے صاحب غیرت جو کہین کھاتے ہین آپ بھی کھلاتے ہین مین نے کہا وہ اہل معاش مین صاحب افلاس کہا بیسامانی سے نذر تو بھی ضیافت کرین نے حیلہ لیا پذیر انگیا جو مبالغہ حد سے گذرا ہر چند دریائے فکر مین غوطہ کھایا بعید کا کنارہ نہ پایا ناچار دوسرے روز گیا اوسنے تپاک سے بلا لیا اخلاص برادرانہ کیا حاضری منگوائی باتفاق کھائی تمام روز اختلاط رہا شام کو مین نے کہا آج اگر غریب خانے کی طرف قدم رنجہ فرمائیے اور نان و نمک ایک جا کھائیے عالم محبت مین گنجایش رکھتا ہے ہنس دیا اور قبول کیا باتفاق روانہ ہوئے اوسکو میرا پاس خاطر کمال اور مجھے بیسامانی کے سبب سے یہ خیال کہ تھوڑی رات اور گذرے اسی فریب دون اور راہ گریز لون فرصت نہ پائی حویلی نزدیک آئی دیکھا صحن خانہ کے دروازے پر جاروب دی اور آب پاشی کی دو رو یہ جھاڑ روشن کیے کار پرداز کار فرما برپا ہین مین نے جانا شراب بہت پی راہ غلط کی جو خوب ملاحظہ کیا وہی در اور وہی گھر ہے خراماں خراماں دیوان خانے مین آیا بخوبی آراستہ پایا چاندنی کے فرش پر سراسر ناچنے والے پری پیکر شمع ہای بلورین روشن ارباب نادرہ فن گلاب کے شیشے دھرے قرابے شراب سے بھرے مہمان کو صدر مجلس مین جگہ دی اور ارباب نشاط کو اجازت کی خدمت گار شربت خوشگوار لایا مین نے اپنی ہاتھ سے پلایا بعد ازان مین اوٹھا کہ دیکھون وہ جان جہان اس مکان مین کہان ہے دیکھا تو ایک پال کے اندر چادر سفید پر سامان دعوت کرتی ہے مین دوڑ کے نثار اور حیرت زدہ روزگار ہوا کہ الٰہی یہ کیا نقش غریب اور طلسم عجیب ہے میری طرف آنکھ اوٹھائی اور غصے مین آئی کہ اے بیخبر نادانی نکر مجلس مین جا مہمان داری بجا لا نظم توقف نکر جلد جا اوسکے پاس نہ ہو مبادا اتر امیہمان ہوا وداس نہ جو کھائے خوشی سے کھلانا اوسے جو مئے پئیگا پلانا اوسے نہ سب کو انعام دے ہر ایک سے کام لے خدمت سے منہ نہ موڑ تین رات دن نہ چھوڑا اور اگر ہو سکے اوسکی معشوقہ بھی آئے کہ مہمان حظ تمام پائے غرض مجلس مین راگ رنگ خوب دہا مین نے کہا

عالم آشنائی مین کسی طرح کی جدائی نہین اگر تکلف درمیان نہ لائیے اپنی معشوقہ کو بلائیے جو اوسکو وہ یار غمگسار تھی
اور بے اوسکے زندگی ناگوار تھی وہ بھی سیانہ پر سوار ہو کر آئی جوان نے بشاشت کمال پائی تین رات دن
وہ صحبت رہی کہ زمانہ نے واہ واہ کہی چوتھے روز مین سو گیا جب آفتاب نے گرمی کی جاگا اوس انبوہ سے
ایک آدمی نظر نہ آیا خوف کھایا کہ طلسمات تھا یا عالم جنات تھا نظم نہ پایا کسی آدمی کا نشان ٭ ہوا خانۂ عیش
ہو کا مکان ٭ نہ وہ گھر مین مالک نہ وہ شور و شر ٭ مگر ایک مدت سے خالی تھا گھر ٭ سراسیمہ اوٹھا دیکھا
کہ ایک کوٹھری مین سوداگر بچہ مع معشوقہ تیغ ستم سے کشتہ اور خاک و خون مین آغشتہ ہے نظم جو دیکھا یہ
وہ جوان بسر نگون ٭ بہا میری آنکھون سے دریا سے خون ٭ پھٹا درد اور غم سے سینہ مرا ٭ گرا سنگ پر آبگینہ مرا ٭
مین تہمت خون سے ڈرا وہان سے پھر ایک خدمتگار اوس نادرہ روزگار کا نظر آیا مین نے بلایا ہر چند پوچھا
جواب نہ دیا مگر مجھے ساتھ لیا متصل حصار ایک مسجد کنگرہ دار تھی کہا اس مکان سے باہر نجانا اور رہجانا تو پھر آنا
شام کو خواجہ سرا آئیگا تجھے لیجائیگا مین نے شکر خدا کیا اور گوشے مین چھپ رہا شام کو خواجہ سرا آیا مجھکو آہستہ
بلایا مین اوسکے ساتھ دست بدعا ایک باغ مین داخل ہوا وہ باغ اگر رضوان پاتا بہشت کو نجاتا ایک گھڑی کے
بعد وہ سرو گلستان رعنائی خرامان خرامان آئی خواجہ سرا سے فرمایا دو توڑے اشرفیون کے اسے دے
اور کہہ اپنی راہ لے مین نے کہا اے جان جہان خدا سے ڈر اوس وقت کو یاد کر اگر بندے کو اشرفیون کی
آرزو ہوتی تو جان اور مال سے فدا نہ ہوتا یہی آرزو ہے کہ اب مجکو اپنی خدمتگاری مین رکھے
یا جہان تیری گذرگاہ ہو وہان مار کر گاڑ دے یہ سنکر ہنسی اور برخاست کی مین روتا مسجد مین آیا زندگی کے
ہاتھ اوٹھایا ہر دم آہ سرد بھرتا اور نالہ گرم کرتا نہ دن کو کھاتا نہ رات کو سوتا نظم گیا بھول
سب کھانا پینا مجھے ٭ ہوا سخت دشوار جینا مجھے ٭ کباب اپنے لخت جگر سے کیا ٭ پیاسا ہوا خون دل
کا پیا ٭ رفتہ رفتہ بیمار اور درد مین گرفتار ہوا نہ اوٹھنے کی طاقت نہ بیٹھنے کی قوت جو کوئی پاس آتا
افسوس کھاتا اتفاقاً وہ خواجہ سرا چالیس روز کے بعد مسجد مین آیا جان بلب پایا خدا نے اوسی رحم دیا
میرا ذکر حرم مین کیا اوس بیرحم کو بھی رحم آیا فرمایا وقت شام فلانے مقام پر لانا اور دوا کھلانا خواجہ سرا
صاحب درد بلکہ جوان مرد تھا مجھے باغ مین لایا شربت مقوی پلایا پہر رات گئے وہ نازنین آئی مین نے
عمر دوبارہ پائی اگر سچ پوچھو تو میری خاطر اس قدر مسرور ہوئی کہ اوسی دم نصف بیماری دور ہوئی
مجھے تسلی دی اور تشفی کی اوسیطرح ہر شب آتی دلداری کر جاتی لیک شب تن تنہا آئی نہایت مہربانی فرمائی معلوم کیا

وہ نادرہ روزگار فقط میری صحبت کی نہین طلبگار حرص نفسانی غالب ہے اور کچھ اور بات کی بھی طالب ہے
مین نے کہا اے ماہ دل افروز اوس روز دوپہر مین وہ سب اسباب کہان پایا چوتھے روز کچھ نظر نہ آیا
یہ کیا طلسمات تھا کہا اے عزیز مین شاہزادی ہون تجکو اوس طرف رخصت کیا آپ برقع سر پر لیا ان کے
پاس آئی سب اسباب لائی مین نے کہا اے سراپا ناز و زیبائی احوال جدائی کس طرح بیان کیا کہا میرا باپ
شکار کھیلنے کے طریق پر تین مہینے سے باہر ہے اور یہان قلعے کے اندر بے حرمتی جانکر کسی سے نہ کہتی خفیہ تلاش مین
رہتی مین جو آئی اوسنے جان پائی مجھے گود مین لیا تفحص حال کیا مین نے کہا اے مادر مہربان تین روز اور
مجھسے درگذر بالفعل حکم کر کہ کارپرداز جمیع کارخانہ سب اسباب ضیافت ملوکانہ آج ہی اوس مکان مین پہنچا دین
اور چوتھے روز چلے آئین چنانچہ سب آئی خدمت بجا لائے مین نے کہا اے معشوقہ دلپذیر سوداگر بچے کی کیا تقصیر
فرمایا مین دائم الخمر اور گردش زمانہ سے بیخبر تھی ایک ایام مین شراب سے پرہیز تھا اور مسکرات سے گریز مجکو خمار نے لیا
اور خواجہ سرا نے التماس کیا اگر ملکہ جرعہ کو کنار نوش فرمائے مزاج فرحت پائے مین نے کبھی اوسکو نہ دیا تھا
جواب نہ دیا خواجہ سرا ایک ساعت کے بعد باہر سے آیا گھڑا ابھر کے چھوکری کے سر پر لایا مین نے پیا اور انکو دیا
خاطر مسرور اور کلفت دور ہوئی وہ چھوکرا مسخرا تھا عجائب بولیان بولتا دل کی گرہین کھولتا اوسکو کوزہ
زر سفید سے بھر دیا اور ہر روز آنے کا حکم کیا مین اوسکی باتین سنتی اور ہنستی مرد کچھ مہینے تک ہر روز وہ آتا
سیم سفید اور سرخ سے کوزہ بھر لیجاتا مگر اوسکا لباس وہی رہا ایک دن مینے کہا تونے اس قدر زر پایا کچھ
لباس نہ بنایا کہا مین غریب یتیم ہون سب مال دکاندار لیتا ہے مجکو روٹی دیتا ہے مینے رحم کیا لباس فاخرہ
دیا آغاز جوانی تھا جمال نے جلوہ اور حسن نے بلوا کیا میرا دل طالب ہوا اور عشق غالب ہوا اس قدر فریفتہ ہوئی
اگر ایک روز ملاقات نہ ہوتی شب کو نہ سوتی آخر راز فاش ہوا ہر ایک درپے تلاش ہوا دایہ نے کہا اسکا
آنا خوب نہین مبادا بادشاہ سنے کہین وہ بھی خوف سے نہ آیا دل تاب نہ لایا خواجہ سرا میرا ہمراز تھا اوسکو واسطے
دکان علحدہ لی اور کئی ہزار دینار کی تھیلی دی دولت سے معمور اور تجارت مین مشہور ہوا مینے اپنی
خوابگاہ کے نزدیک حویلی طیار کی اور نقب ترتیب دی رات کو آتا صبح معہ جاتا چند روز کے بعد عرض کیا
ایک باغ بکتا ہے عیار اور اوسکی قیمت دو ہزار لینا منظور مگر بمقدور نہ مینے اوسکی خاطر سے زر دیا اور خود جا کے
ملاحظہ کیا فی الواقع باغ دلکشا اور جانفزا تھا ایک روز پھر اختلاط سے باز رہا مینے کہا کیا حالت ہے
کہ ملالت ہے عرض کی ایک کنیز طنبورہ نواز خوب گاتی ہے اور یہان سو دینار کو ہاتھ آتی ہے اگر اجازت پاؤن

خرید لاؤن مین نے اوسکی خاطر کی قیمت دی حقیقت مین کنیز نغمہ و سرود مین نادرہ روزگار اور کامل عیار
تھی ایک شب مین نقب کی راہ سے حویلی مین اکیلی گئی وہ نہ تھا غلام بچہ سے معلوم ہوا سیر باغ کرتا ہے
اور لونڈی پر مرتا ہے مین آتش غیرت سے جلی تنہا باغ کو چلی گرتے پڑتے آپکو وہان پہونچایا دونون کو
ایک جا پایا لونڈی پیچ و تاب کھا کر گھبرائی جانا آفت آئی کہا اے عزیز مین نہ کہتی تھی دیوانہ ہوا اپنی جان
نکمو مین نے لونڈی کو پچھاڑا گریبان پھاڑا اوس نمکحرام نے قدرت پائی میری ہنسلی قبض لگائی مین بیہوش
ہوکر گری پھر خدا جانے کیا گذری اوسنے اپنی دانست مین میرا کام تمام کیا اور صندوق مین بند کر کے
نیچے پھینک دیا میری حیات باقی تھی خدا تجھے لایا تو نے اوٹھایا اے فلانے وہ سوداگر کہ اس قدر زر
تیرے ساتھ کر دیا اور عذر نہ کیا وہی کوکنار فروش تھا کہ میری بدولت یہ عمدگی پائی اور عمارت بنائی
اور وہ جوان کہ تیرا مہمان ہوا وہی مسخرا تھا کہ یہ امتیاز پایا اور سوداگر بچہ کہلایا میرے ساتھ وہ سلوک کیا
مین نے یہ بدلا لیا اے درویشو شاہزادی یہ حکایت کہکر دو گھڑی تک روتی رہی ہنوز اوسکے دل مین
زخم کاری اور آنکھون سے خون جاری تھا پھر اوسکے بعد فرمایا اے فلانے جب سے مجکو تیری حضوری
میسر آئی تو نے راحت نپائی اب تجکو دغا دینا گردن پر خون لینا ہے فی الحال زیر دیوار خواجہ سرا رہ اور کسی کو
کچھ نہ کہ جب فرصت پاؤن گی تیرے پاس آؤن گی مین اوسکے گرد نثار رہا اور شکر گذار رہا **نظم**
جو اوس ماہرو نے کیا یہ کلام ٭ مین خوش ہو گیا صورت شاہ شام ٭ خوشی سے کھلے میرے دل کے کواڑ ٭
بسا پھر وہ گھر جو ہوا تھا اوجاڑ ٭ اوسنے محلسرا کی طرف قدم رنجہ فرمایا مین نے مرگ چھالا بچھایا شب کو تنہا
آتی تسلی کر جاتی ایک بار آدھی رات کو آئی دو گھوڑے طیار ساتھ لائی ایک آپ لیا دوسرا مجھے دیا قلعہ سے
باہر آئی جس طرف راہ پائی جلو ریزی فرمائی مین نے رات دن راہ دراز کو طے کیا کہین دم نہ لیا اتفاقاً
ایک دریاے عظیم پیش آیا بے کشتی گذر نپایا بلکہ ایک درخت کے نیچے فرود آئی آسایش فرمائی مین
کشتی کی تلاش کے واسطے چند قدم چلا سراغ نہ ملا دل مین گذرا ملکہ تنہا ہے خبر لاؤن پھر اور طرف
جاؤن وہان جو آیا اوسے نپایا معلوم کیا قضاے حاجت انسانی کے واسطے گئی جو دیر ہوئی سر زمین پر
مارا ہر طرف اوسے پکارا جنگل چھانا پتا نہ پایا بیقرار اور بے اختیار ہوا **نظم** تڑپ کر گرا آخرش خاک پر ٭
پڑا مین رہا رات دن بیخبر ٭ جو چیتا چلا دشت کو نعرہ زن ٭ ہوا پیرہن پھٹ کے شکل کفن ٭
زندگی وبال اور کوفت کمال ہوئی جا بجا پہاڑ سے گردن اور مرون ایک فقیر نظر آیا احوال سنکر فرمایا

ملکہ ہنوز زندہ ہے اور اوسکا اختر تابندہ ہی شہر روم کی طرف جا بدعا بر آئیگا تین فقیر اور کہ ہر ایک کو
مہم عظیم و درپیش ہے متصل شہر اول روز جسے واصل اور تقریباً مجلس بادشاہ مین داخل ہون گے
بادشاہ بھی ایک بات کا دردمند اور جناب الٰہی مین مستمند ہے اغلب کہ پہلے بادشاہ اپنی مراد پائے بعد ازان
ہر ایک کی امید بر آئے الحمد للہ اوس فقیر کا فرمودہ راست آیا کہ تم بزرگون کو یکجا پایا آئندہ دیکھیے پردۂ
غیب سے کیا ظہور مین آئے اور چرخ شعبدہ باز کیا بازی دکھائے اس خانمان برباد کی روداد یہ ہی اب اپنا
اپنا احوال کہو اور فضل الٰہی کے امیدوار رہو **قصہ دوم** دوسرا فقیر بولا کہ بندہ شاہزادہ عجم اور
صاحب جاہ و حشم مالک خزانہ مختار کارخانہ ہے باپ کا یہی بندہ ایک فرزند رگ جان کا پیوند **نظم**
مرادوں سے دولت سے تر تھا دماغ ؛ شب و روز کرتا تھا گلگشت باغ ؛ مرے گرد رہتے تھے لیل و نہار ؛
ہزارون پیادے ہزارون سوار ؛ ایک روز مین بارادۂ شکار سوار ہوا صحن صحرا فرش زمردین سے
آراستہ اور رستہ خس و خار سے پیراستہ تھا **نظم** زمین سبز تھی اور ہوا خوشگوار ؛ درختون پہ قدرت
خدا کی بہار ؛ نمایان سراسر وہ سبزی کی موج ؛ زمین دوز نادر ہے جیسے طوطی کی فوج ؛ ناگاہ ایک آہو
مشکین مو با زیور طلائی بصد زیبائی نظر آیا مین نے یارون سے فرمایا کوئی میرا تعاقب نکرے مین خود
جاتا ہون زندہ اسیر کر لاتا ہون بس گھوڑا اخیز کیا اور آہو نے گریز مین جب اوسکے سر پر گیا وہ صحرا کو ایک
چوکڑی بھر گیا **فرد** خدا جانے آہو تھا یا برق تھا ؛ تڑپ ویسی ہی شکل مین فرق تھا ؛ تا دوپہر ہاتھ نہ آیا
گھوڑا پسینہ مین غرق ہو گیا ناچار ایک تیر اوس نخچیر کے ران مین زور بازو سے ترازو کیا اوسنے پہاڑ
کا رستہ لیا مین نے گھوڑا چھوڑا پیادہ دوڑا وہان ایک چشمہ مملو از آب زلال خنک بدرجۂ کمال
پھر مین نے پانی پیا وضو کیا متصل ایک گنبد تھا نادرہ کار اوسکے گرد درخت سایہ دار وہان سے آواز آئی
کہ اے مونس تنہائی جسنے تجھے مارا ہو وہ خانمان آوارا ہو مین نے جا کر دیکھا کہ ایک پیر مرد صاحب درد
کلاہ درویشی سر پر دیے اور آہو کو گود مین لیے بے اختیار روتا ہے عرض کی اے پیر یہ تقصیر مجھسے
ہوئی معاف کر فی الحال آہو کے ران سے تیر نکال کر مین نے مرہم بنایا زخم پر لگایا دن تمام
اور وقت شام ہوا فقیر ما حضر لایا با تفاق کھایا گوشہ لیا آرام کیا نصف شب کو آواز گریہ آئی
چادر اٹھائی کیا دیکھتا ہون کہ ایک نازنین بلباس فرنگ بکار تنگ ناموس و ننگ کرسی مرصع پہ
بیٹھی ہے وہ مغرور حسن و ناز اور فقیر بسر عجز و نیاز مین دیکھکر بیہوش اور از خود فراموش ہوا

نظم صفائی وہ چہرے پہ دلخواہ تھی ٭ مگر چودھوین رات کی ماہ تھی ٭ غلط مین نے اوسکو کہا ماہتاب ٭
اوسے دیکھکر زرد ہو آفتاب ٭ فقیر نے معلوم کیا کہ دل ہاتھ سے دیا نزدیک آیا سمجھا یا مین نے کہا
سچ کہو پری ہے یا بشر فرمایا جا اوسی سے دریافت کرین نے دوڑ کر سلام کیا جواب ندیا قدم کو
ہاتھ لگایا سنگ سخت پایا وہ بت تھی تراشیدہ سنگ تراشان دست کار نقاشان مینے پوچھا
اے پیر یہ کسکی تصویر ہے کہ یک دیدار مین بے اختیار او رتیر عشق سینے سے پار ہوا نظم
یہ تصویر ہے کس دل آرام کی ٭ کہ آفت ہوئی میرے آرام کی ٭ پڑی ہے مری جب سے اوسپر نظر ٭
نہ دنیا کی سدہ ہے نہ دین کی خبر ٭ برائے خدا اوسکی اصل سے نشان دے ثواب عظیم لے کہ ابھی جاتا ہون
طالع آزماتا ہون کہا اس بات سے درگذر آپ کو ہلاک نکر مفت جان جائیگی وہ ہاتھ نہ آئیگی میری خاطر مین
نہ آیا ناچار آہ سرد لبون پر لایا اوسنے کہا نعمان سیاح میرا نام ہے اور تجارت کام ہے ہر اقلیم کو جانا خرید
فروخت کرنا جو سیر و سفر بہت کیا لوگون نے سیاح خطاب دیا اتفاقاً قافلہ سوداگران وارد فرنگستان ہوا
ایک پیرزن بالباس فاخرہ ہمراہ خواجہ سرا تشریف لائی سرگروہ قافلہ سے پوچھتی پوچھتی میرے پاس آئی
کہا ملکہ جہانیان طلبگار ہے اور اجناس نفیسہ درکار ہے مین نے کہا اب شام ہے اور وقت آرام ہے
کل حاضر ہونگا علی الصباح اپنا و بیگانہ مال لیکر پہونچا ملکہ نے روبرو طلب کیا مین نے کہا سبحان اللہ
عمارت دلکشا قابل تماشا فرش دیبا نہایت زیبا ملکہ مثال پری مسند آرای دلبری ہے نظم پڑی اوسکے
منھ پر جو میری نگاہ ٭ پڑھی بس درود اور کہا واہ واہ ٭ نہ جانون پری زاد تھی یا کہ حور ٭ سراسر چمکتا تھا
چہرے پہ نور ٭ مین متحیر کھڑا ہو رہا اوسنے ہنسکر کہا آگے آ اپنی متاع لا مین نے پہلے نقد دل پیشکش کیا
اوسکے بعد اشیاے چند اور جواہر بیش بہا خانساماں کو دیا فرمایا کل آنا قیمت لیجانا مین خوش ہوا کہ الحمد للہ
ایک بار دولت دیدار پھر میسر آئیگی نظم مین آیا وہان سے مگر بے حواس ٭ گئی میرے قالب سے بھوک اور پیاس ٭
نہ دل کو رہا پاس ناموس و ننگ ٭ ہوا مین گرفتار قید فرنگ ٭ اوسی روز کھانا نہ کھایا یارون نے سمجھایا
کہ دل ہاتھ سے ندے سر پر آفت نہ لے مین نے کسی کی بات نہ مانی شب حیرانی مین گذرانی جب صبح نمودار
اور خلق خدا بیدار ہوئی کمر باندھ کر گیا اوس وقت بار عام اور مجرا سلام تھا اندر در آیا آداب بجالایا مجلس تھی
تازہ بہار رنگین تر از گلزار ملکہ بالباس سیاہ مانند ماہ تخت نشین اور امیرزادیان ہمہ گردش ماں پری رو بین لونڈیان دو دو رو
دست بستہ مرہم دلہائی خستہ نظم ہر اک اپنے پایہ کے اوپر کھڑی ٭ جواہر مین سر سے قدم تک جڑی ٭ لیے خال سے دانہ

زلفوں سے دلم پُر ہیں فکر میں صید دل کے مدام ہے برخاست کے بعد زر قیمت دیا اور استفسار کیا
کہ نفع تجارت ایک سال کس قدر ہے میں نے کہا یہ قسمت پر منحصر ہے فرمایا ہزار اشرفی دیتی ہوں اور ایک کام
لیتی ہوں اگر ہو سکے قبول کر نہیں راہ پکڑ میں نے کہا بندہ فرمان بردار ملکہ جان اور مال سے نثار ہے ایک ٹوا
اعجوبہ کار اوسمیں رقعہ بخط گلزار مع رومال زرتار حوالے کیا اور اپنے ہاتھ سے ایک چھلا دیا کہا دو کوس پر
جہان آرا ایک باغ بخوبی تمام ہے اوسکا داروغہ کیخسرو نام ہے اوسکو دینا جواب لینا میں رخصت ہو کے
جب باغ کے نزدیک پہونچا کئی مرد مسلح شمشیر علم کئے آئے مجکو پکڑ لائے کیخسرو زبردست داؤ دی
زرہ خود آہنی بر سر کرسی مرصع پر بیٹھا تھا اور ہزار جوان کمر بندہ روبرو کھڑا تھا میں نے دروازہ بیچ
باز کیا اور تماشا آغاز جب قابو پایا چھلا دکھایا وہ متحیر رہا آہستہ کہا اور کیا فرمایا میں رومال سامنے لا یا
کہا باغ میں جا قیدی کو دے اور اپنی راہ لے وہ عزیز تھا یوسف ثانی اور آغاز جوانی پنجرہ فولادی میں
گرفتار لاغر تراز بہار **نظم** فقط جان اوسکے بدن میں تھی بس ❊ رگیں تھیں نمودار مثل قفس ❊ اوسے دیکھکر
لوٹتا خونیں باغ ❊ وہی دل پہ لالہ کے ہے ایک داغ ❊ میں نے نامہ دیا اوسنے مطالعہ کیا کہا اوس آرام جان سے
کہنا میرا کام تمام ہے تدبیر سے درگذر نامہ وپیغام نکر یہ گفتگو سنتے ہی حبشیوں نے مجکو گھیر کر زخمی کیا پھر خبر
نرہی کیا کیا رو دیا جب ہوش آیا آپ کو پایا دو شخص لیے جاتے ہیں اور افسوس کہاتے ہیں کہ تماشا عجب ہے
ایک نے کہا کہ اسے ڈال جائیں اور آنکھ پہرائیں دوسرا بولا خدا سے ڈر ایسا نکر ملکہ اگر خبر پائے مجکو جیتا
گڑوائے یہ سنکر میں نے کہا یارو یہ کیا تماشا ہے اگر گراں نہ لاؤ مجھے بھی بتلاؤ کہا اے عزیز آفت تو لا یا
کہ نامہ پہونچایا وہ جوان قیدی رشک ماہ برادرزادۂ بادشاہ ہے اوسکے باپ نے وقت رحلت بھائی کو
سلطنت دی اور وصیت کی کہ شاہزادہ ہنوز خرد تر اور تو بمنزلہ پدر ہے وقت بلوغ اپنی بیٹی دیجیو ملک کا
مالک کیجیو چچا نے دنیا نہ لینا تہمت دیوانگی سے اوسکو قید کیا کئی بار زہر ہلاہل دیا بے اجل کام نکیا دونوں
غمزدہ آپس میں منسوب اور باہم محبوب ہیں ملکہ نے کیخسرو کو کچھ رشوت دی اور نامہ وپیغام کی راہ
جاری کی یہ حال کسی نے بادشاہ کو پہونچایا بادشاہ نے حبشیونکو فرمایا تجکو زخمی کرکے ڈال دیا کیخسرو کو
باندھ لیا شہر میں شہرت ہوئی ملکہ شاہزادی برمرتی ہے اور عشق کا دم بھرتی ہے بادشاہ نے وزیر سے
فرمایا وہ تدبیر عمل میں آئے کہ یہ گمان خلق سے جائے وزیر نے صلاح دی ملکہ اسکو اپنے ہاتھ سے قتل کرے
تب یہ آتش فتنہ مرے پھر وزیر ملکہ کی خدمت میں آیا خوشامد سے سمجھایا اونگلی کو دانتوں میں داب لیا

اور انکار کیا جو مبالغہ حد سے گذرا کہا بہتر مگر شب کو اول وہی ماجرا روبکار ہے اور عالم زار و نزاری ملکہ نے
تجھے سر راہ اس حال سے تباہ دیکھا چند اشرفی دی اور اشارت کی ابھی اسے لیجاؤ مین نے کہا اے یارو
یہ مال تمکو حلال ہے برائے خدا مجکو تماشا دکھاؤ وہ بارے تماشا گاہ مین آئے مجھے ساتھ لائے وہ ایک باغ تھا
نادر بادشاہ اور وزیر حاضر ملکہ خرامان خرامان آئی بادشاہ نے شفقت فرمائی پیشانی پر بوسہ دیا گود مین لیا
شاہزادے کو پنجرے سے باہر نکالا ایک طرف بٹھایا ملکہ بحر و دیدار بیقرار اور مانند ابر اشکبار ہوئی
نظم اوٹھی کھینچکر آہ بے اختیار ٭ ہوئی دوڑکر گرد اوسکے نثار ٭ کہا مین فدا تجھپہ اے میری جان ٭
خدا دے تجھے ظالمون سے امان ٭ بادشاہ غصے مین آیا وزیر سے فرمایا اے بےشعور تجھے یہی منظور تھا
کہ ملکہ میرے روبرو بیحیائی اور ادائے رسوائی کرے اب جا تو ہی اس آگ کو بجھا وزیر سیہ ضمیر کو
غیرت نے لیا ایک ضرب شمشیر مین اوسکا کام تمام کیا اوس وقت کسی نے ایک تیر سینۂ وزیر پر ایسا جڑا
کہ پار ہو کر اسی قدم آگے جا پڑا عالم تہ و بالا ہوا کہ وزیر سوا بادشاہ کو وحشت نے لیا حرم کی طرف فرار کیا
مجکو اوس حالت مین غش آیا یارون نے کاروان سرا مین پہونچایا دیکھتا ہون جراح آیا ہے مرہم لگایا ہے
سوداگر خوف کھا کر دریا کے پار اوتر آئے مجکو اوٹھا لائے چالیس روز کے بعد مین نہایا مگر زخم عشق کو بدستور پایا
ملکہ کے ملک کا ارادہ کیا یارون نے جانے نہ دیا جب قافلہ اس سرزمین پر آیا عشق نے غلبہ پایا ناچار سنگ تراشان
نادرہ روزگار اور نقاشان مانی نگار ہر دیار سے طلب کیے اور مبلغ خطیر انعام دیے اوسکی تصویر بنائی
اندکے تسکین پائی اگرچہ بت پرستی دور از دانائی ہے مگر دل سودائی کو فی الجملہ شکیبائی ہے
نصف مال عیال کو دیا باقی مال غلام کو سپرد کیا کہ تجارت کرکے بسر لیجائے اور بقدر قوت
مجکو پہونچائے جو خدا اوسے دیتا ہے میری خبر لیتا ہے جب سے یہ فقیر گوشہ گیر ہے اور باعث سرور
یہ تصویر ہے درویشو یہ سنکر مین نے سلطنت پر نظر نہ کی لباس درویشی پہنکر ملک فرنگ کی راہ لی
بعد تمادی ایام اوس شہر دل آرام مین پہونچا ایک برس گردش کھائی بر آمد کار نظر نہ آئی اتفاقاً ایک روز
مرد گریزان اور افتان و خیزان تھے مین حیران ہوا کہ الٰہی یہ کیا حشرات اور کیا واردات ہے دیکھا ایک جوان
شیر توان جوشان و خروشان مثل فیل مست شمشیر بدست زرہ در بر خود بر سر چلا آتا ہے اوسکے پیچھے دو غلام
نازک اندام اونکے سر پر تابوت بہ ترتیب تمام بازار مین تابوت اوتارا پھر غلامون نے سر پر لیا آگے کو قصد کیا جوان بر سر
جوش و خروش اور غلام خاموش مین نے تعاقب کی جرأت کی اوسی طرح دی میرا دامن لوگ پکڑتے اور منع کرتے کہ دیوانہ نہو

ایک جوان

اپنی جان نہ کھو زندگی سے تنگ آیا تھا کسی کا کہنا نہ مانا مرگ کو راحت جانا وہ جوان جاتی جاتی ایک عمارت مین داخل ہوا مجکو طلب کیا تیغہ ہاتھ مین کیا کہا اے اجل گرفتہ خوف نہ کھایا میرے پیچھے کیون آیا ایسا تیغہ مارتا ہون کہ سر قلم ہوتا ہے اور تو حشر تک پانون پھیلا کر گور مین سوتا ہی مین نے عرض کی اے جوان دلاور میرے قتل مین دیر نکر تجکو ثواب ہوگا اور مجکو تخفیف عذاب اوسنی مجھسے یہ جواب سُنکر جگر پر ناخن کھایا فرمایا اے عزیز سچ کہہ تو گرفتار ہے کہ زندگی سے بیزار ہی راست گو کا مین یار اور دل سے مددگار ہون مینے احوال بت سنگ اور تعشق ملکۂ فرنگ اور جو کچھہ نعمان سیاح سے سُنا تھا اور حسب و نسب اپنا سب بیان کیا ایک ساعت خاموش رہا پھر کہا تو نے بہت محنت اوٹھائی مگر اب آخر آئی سعی کام میرا ہے آگے نصیب تیرا ہے پھر حمام کا حکم کیا لباس فاخرہ دیا کہا یہ تابوت مرصع بگوہر و یاقوت اوسی شاہزادہ بیگناہ کا ہے اور بندہ بہزاد خان کو کہ اوس جنت آرام گاہ کا وزیر میرے ہاتھون سے موا شہزادی کا بھی خون ہوا ہر مہینے تابوت شہر مین لیجاتا ہون القصہ وقت شام ایک سر تابوت غلام کو دیا اور دوسری طرف مجکو حکم کیا کہا ملکہ کی خدمت مین تیرا احوال گذارش اور تا بمقدور سفارش کرتا ہون خبردار بمجرد دیدار بیہوش نہ ہونا وگرنہ زندگی سے ہاتھ دھونا مین نے قبول کیا تابوت اوٹھا لیا چلتے چلتے ایک باغ مین داخل ہوئے سنگ مرمر کے چبوترے پر فرش زربفتی بچھا تھا اور سائبان زردوزی کھڑا تھا تابوت کو رکھوایا اور مجکو زیر درخت چھپایا بعد از لمحہ ملکہ خرامان خرامان آئی کرسی ناز پر استراحت فرمائی بہزاد خان نے زمین کو بوسہ دیا اور میرا حال عرض کیا کہ بادشاہزادہ عجم اوصاف جمیلہ غائبانہ سُنکر ایک سال سے اس شہر مین آوارہ کوچہ و بازار اور آرزومند دیدار ہے مین نے قتل کا قصد کیا سر رکھہ دیا مجکو اس جرأت پر تعجب آیا عاشق صادق پایا اگر عرض غلام درجہ پذیرائی پائے ملکہ اوسکو سرفراز فرمائے کہا تیرا کہنا عمل مین لاؤن دشمنون سے امان کیونکر پاؤن کہا اسکا ذمہ غلام کا ہے اگر صلاح دولت ہو وہ جوان عالی خاندان نصف شب کے بعد آئے ملکہ اوسکی ہمراہ تا غریب خانہ تشریف لائے اوسنے رضا دی اور برخاست کی بہزاد خان گھر مین آیا مجھے گلے لگایا کہا تیرا طالع یار ہوا اور بخت بیدار ہوا شب کو باغ جانا اور باختلاط تمام آنا **نظم**

جو اس مژدۂ دلکشا کو سُنا ؛ ہوا مو بمو سے زبان تنا ؛ بغل مین جو میرے تھا صد پارہ دل ؛ خوشی سی گیا مثل غنچہ وہ کھل ؛ سر شام سی باغ مین آیا آپ کو چھپایا ملکہ نے جس وقت فرصت پائی در وازے سے باہر آئی مین نے دوڑ کر پیشانی پر بوسہ دیا اور آپ کو نثار کیا **نظم** مہکنے لگا اوسکی خوشبوسی باغ ؛

ہوا عطر دان ہر کلی کا دماغ ٭ ہوئی حور سی جب مرے روبرو ٭ مجھے باغ سے آئی جنت کی بو ٭ فرمایا
باغ سے نکل شتاب چل مین نے نقد جان پایا قدم اوٹھایا ملکہ کو ساتھ لیا مگر رستہ گم کیا ملکہ پیچ و تاب
کھاتی ہر دم فرماتی اے بے شعور مکان کتنی دور ہے سپیدۂ صبح نمودار اور فتنۂ خوابیدہ بیدار ہوتا ہے
کہا اے دلفریب میرے غلام کی حویلی قریب ہے اتفاقاً ایک دروازہ عالیشان نظر آیا مگر قفل بند پایا خجل ہوکر
مین نے کہا افسوس جاتا رہا ملکہ نے خود زور دست سے قفل مروڑا اور ضرب سنگ سے توڑا حویلی مین
در آئی جاے اس پائی مجکو اندیشے نے لیا کہ مین نے کیا کیا صاحب خانہ آئیگا غضب لائیگا سخت رسوا ہو
اور بے موت موا القصہ طاق پر شیشہ شراب تھا اور خوان مین نان وکباب ملکہ نے پیالہ پیا اور مجکو دیا
مین نے نوش کیا اور غم و غصہ دیرینہ کو فراموش کیا **نظم** ہوئی وہ گل اندام جب ہم بغل ٭ گئے
دل سے کلفت کے کانٹے نکل ٭ کیا عشق نے مجکو آکر سلام ٭ ہوا پھر تو اقبال میرا غلام ٭ اے درویشو
جب ملکہ کو مین لایا اور لونڈیون نے محلسرا مین نپایا فوراً بادشاہ کو خبر دی بادشاہ نے جستجو کی حکم
کیا دروازہ شہر پناہ مسدود رہے اور دربان شہر داخل و مخارج کا احوال کہین کٹنیان روانہ ہوئین اور متجسس خانہ
بخانہ ہوئین علی الصباح ایک پیر زال ہاتھ مین عصا اور رومال آئی کہا اے دختر اس ضعیفہ کی بیٹی درد
زہ مین گرفتار اور نہایت نادار ہے اگر صاحبزادی کچھ مدد فرمائے رزق میسر آئے ملکہ نے روٹی مع کباب
اور انگشتری حوالے کی کہ اسکو بیچکر رخت بنانا اور کبھی پھر آنا بڑھیا دعا دیتی چلی باہر جو نکلی ایک تازی سوار
مہیب خونخوار آہو شکار بند سے بندھا حویلی مین در آیا اوسے کھینچ لایا ایک پاؤن رسی سے باندھ دیا دوسرا پاؤن
جھکا کر دو پارہ کیا میرا رنگ زرد اور دل مین درد ہوا مجکو بلایا مین لرزان آیا دیکھا تو وہی مشفق مہربان
بہزاد خان ہے دوڑ کر سلام کیا اوسے بغل مین لیا اوسنے کہا اے نادان اگر خوف ملکہ نہوتا ابھی تجھے دو نیم بلکہ
قیمہ کرتا یہ کام بزرگ اپنے سر لیا اور دروازہ بند نہ کیا خیر کہہ کیا ماجرا گذرا مین نے گم ہونا راہ کا اور غصہ ملکہ عالیجاہ اور
آنا اس مقام پر تہمت کرنا غلام پر سب ظاہر کیا بہزاد خان نے ہنسکر کہا مجکو بھی غلامی بجالانا اب ہمیشہ اسی خطاب سے
یاد فرمانا مین نے کہا اے جوانمرد بڑھیا غریب یہان آئی ملکہ سے کچھ خیرات پائی کیا تقصیر کی جو سزا دی کہا اے
شاہزادے مین سرکار سے جو آیا زبان زد عوام پایا کہ ملکہ کے گم ہونے سے شہر مین غوغا ہے اور خانہ بخانہ آتش برپا ہے
یہ بڑھیا ادھر سے جاتی اور یہی انگشتری نشانی دکھاتی بس باقی ہوس مین نے پوچھا کہان سے آئی ہے اور
کیا لیے جاتی ہے کہا اس ضعیفہ کی بیٹی درد زہ مین گرفتار اور قوت سے ناچار ہے مانگتی ہوئی

ادھر آئی خانم خانہ سے کباب لائی **نظم** بڑی آفت آئی تھی اس شہر پر ۔ اوجڑتے خدا جانی کس کس کے گھر
مری تیغ جس وقت ہوتی علم ۔ ہزارون کے سر دم مین ہوتے قلم ۔ اب سالہا سال اگر شاہزادۂ بلند اقبال
استقامت فرمائیگا کسی بات کا خطرہ نہ آئیگا پھر کباب تازہ طیار کر لایا ملکہ نے نوش فرمایا سال بھر بہت سے
منھ نہ موڑا ساتھ نہ چھوڑا ایک روز مجکو وطن کی یاد آئی چہرے پر گرد ملالت پائی بہزاد خان نے
عرض کی اگر دل برخاستہ ہوا ہو تو شاہزادہ جہان کو ارادہ فرمائے غلام پہونچا آئے مین نے شوق وطن
ظاہر کیا اوسنے کہا بندہ طیار ہے مگر رضاے ملکہ درکار ہے ملکہ نے بھی یہ صلاح پسند کی اور اجازت دی
نصف شب کو طیار ہوئے اور گھوڑون پر سوار ہوئے دربان نے شہر پناہ کا دروازہ نہ کھولا سخت بولا
بہزاد خان نے غصہ کیا قفل توڑ کر پھینک دیا کہا اے گیدی خبر جا خبر کر کہ بہزاد خان ملکہ اور تیرے داماد کو مردانہ وار
گھوڑون پر سوار لیے جاتا ہے اور کہتا ہے اگر کچھ ارادہ ہو اپنی فوج لائے دوبارہ آزمائے مجکو یہ بات سنکر
لرزہ آیا کہ بہزاد خان آفت لایا بارے دروازے سے باہر آئے گھوڑے اوٹھائے چوکیدارون نے خبر پہونچائی
بادشاہ کی طبیعت طیش مین آئی فرمایا جمعیت کثیر جائے اسیر کر لائے سپاہ نے تعاقب کیا تین کوس پر لیا
بہزاد خان نے ہم دونون کو دیوار پل کے نیچے چھوڑا اور گھوڑا اوسطرف موڑا ہان ہان کرتا صف غنیم مین در آیا اور
مارتے مارتے تا سردار آپکو پہونچایا وہ سردار شجاعت شعار ہزار جوان کے برابر تھا رد و بدل بہت درمیان
آئی آخرش امان نہ پائی بہزاد خان نے وہ تیغہ جڑا کہ اوسکا سر دس قدم پر جا پڑا **نظم** گرا خاک پر جب گھڑی
وہ غنیم ۔ ہوا فوج کا خود بخود دل دو نیم ۔ ہوئی صاف صف آن کی آن مین ۔ گری لاش کی لاش میدان مین ۔
یہ سنکر بادشاہ نے فوج عظیم روانہ کی بہزاد خان نے اوسے بھی شکست دی خود صحیح اور سالم آیا شکر الٰہی بجا لایا
مینے کہا اے بہزاد خان تجسا مرد بہادر دنیا مین نہوگا اگر رستم زندہ ہوتا تیرا بندہ ہوتا پھر دلجمعی سے سوار اور گرم رفتار ہوئے
بعد از طے منازل اپنا شہر نزدیک آیا قاصد دوڑایا باپ کی مراد بر آئی عمر دوبارہ پائی فوراً طیار ہوا اور مع فوج سوار ہوا
سپاہ گروہا گروہ اور مردم شہر انبوہ کنارہ شہر دریا واقع تھا اس آرزومند نے دریا مین گھوڑا ڈالا خدا نے سلامت نکالا
باپ کا قدم چوم لیا رکاب کو بوسہ دیا مین گھوڑا مادیان سواری ملکہ کا بچھیرہ تھا اوسنے اپنے بچے کے واسطے
عنان اختیار ہاتھ سے دی اور بزور دریا مین گری ہرچند روکا نہ پھری گرداب بلا مین آیا ملکہ نے چیخ کھائی بہزاد خان نے
ملکہ کی رہائی کا ارادہ کیا گرداب نے اوسے بھی لیا دونون غرق ہوئے بادشاہ نے جال ڈلوایا نشان نہ پایا
مین نے آخر سارا گریبان پھاڑا خاک اوڑائی پچھاڑ کھائی کسی کی نصیحت گوش نہ کی راہ بیابان لی چند مدت

آوارہ دشت وکوہ اور زیر بار درد واندوہ رہا ایک روز ایک پہاڑ پر گذر ہوا کہ فقیر نے مجکو حصول مطلب سے
مژدہ دیا اور اس طرف روانہ کیا مجکو زندگی وبال اور کلفت کمال ہوئی دل مین آیا آنکھہ بند کیجیے اور گر کر
جان دیجیے وہی فقیر آپہونچا بعد از تامل فرمایا اپنی جان ندے روم کی راہ لے اغلب کہ خدا فضل فرمائے دو نون کو
زندہ پائے تین شخص اور تیرے شفیق اور تا حصول مطلب رفیق ہون گے اس جہت سے یہ خاکسار اس دیار
کیطرف آیا الحمد للہ تمہاری ملاقات سے بہرہ پایا یقین ہے اوس فقیر کا فرمودہ سب ظہور مین آئے اور
ہر ایک اپنی مراد پائے دوسرے فقیر نے جب حکایت تمام کی مرغ سحر خیز نے آواز دی بادشاہ دولتخانہ مین آیا
لباس تبدیل فرمایا حکم کیا کوئی صاحب اشتیاق جائے فلانے مقبرے سے فقیرون کو لائے ایک خادم بارگاہ نے
جاکر اشتیاق بادشاہ کا مژدہ دیا فقیرون نے تعجب کیا شکر الٰہی بجالائے حضور مین آئے بادشاہ نے تعظیم دی
تکریم کی مجلس برخاستہ اور خلوت آراستہ ہوئی فرمایا اے درویشو تم چار بزرگوار ہو اور مین تمھارا خدمتگار رات کو
احوال پر ملال دو صاحبون کا مینے سنا آتش درد سے دل بھنا آرزو ہے دو صاحب باقیماندہ بھی اپنی سرگذشت
کہین اور جناب کریم کارساز سے امیدوار ہین فقیر برنگ تصویر خاموش رہے بادشاہ نے فرمایا ایک سرگذشت
تمھارے آگے مین بھی بیان کرتا ہون کہ حجاب اوٹھ جائے اور تکلف راہ نپائے فقیرون نے کہا یہ بندہ
پروری اور کرم گستری ہے تیسرا قصہ اپنی زبان سے بادشاہ آپ فرماتا ہے بادشاہ نے فرمایا اے
درویشو میرے باپ نے جب رحلت فرمائی اور سلطنت مجھہ پر قرار پائی ایلچی ہر دیار سے آئے اور سوغات
اور تحفجات لائے ایک سوداگر نے دانہ لعل سات مثقال کے برابر نذر گذرانا مین نے عجائب جانا ہر روز منگواتا
سب کو دکھاتا وزیر نے عرض کی سرکار مین جواہر انبار ہے اور خزانہ بیشمار ہے یہ کیا مناسب ہے کہ جہان پناہ
ایک پارہ سنگ ہر روز طلب فرمائین اور سب کو دکھائین نیشاپور مین ایک سوداگر نے کتا پالا ہے جڑاؤ پٹا ڈالا ہے
اوسکے گلےمین لعل ہر ایک بوزن پانزدہ مثقال ہے مجکو غصہ آیا وزیر کو سولی کا حکم فرمایا کہ بار دیگر کوئی جھوٹھہ نبولے
اور زبان کذب نہ کھولے ایلچی فرنگ حاضر تھا دست بستہ عرض کی اگلے بادشاہون نے بندی خانہ اسی واسطے
بنایا ہے کہ گنہگارون کو چند روز بند کیجیے اور تحقیقات کے بعد سزا دیجیے تا خون ناحق نہو جہان پناہ وزیر کو
سولی نہین خون ناحق گردن پر نلین راست دروغ اثبات فرمائین پھر جو مناسب ہو عمل مین لائین اوسکی التماس نے
مرتبہ اجابت پایا وزیر کو قید فرمایا اوسکی ایک بیٹی تھی ہوشیار عاقلہ روزگار نازک اندام شیرین کلام دولت حسن سے مغرور
شراب جوانی سے مسرور اوسکی مان سے بیٹی نے کہا اے بیٹی اگر تیری جگہ پر اندھا ایک بیٹا ہوتا کام آتا نیشاپور کو جاتا باپ کو

کہا

مچھڑاتا اوسنے کہا اے مادر نوحہ نکر مبادا بادشاہ خبر پائے اعتراض فرمائے خدا کارساز او غریب نواز ہے پھر خفیہ
خانساماں کو بلایا آہستہ فرمایا مجکو نیشاپور ضرور جانا سوداگر کی خبر لانا جس قدر چاہیے خزانہ سے لے اسباب
تجارت کو سرانجام دے وہ دور اندیش عذر درپیش لایا پذیرا نہ فرمایا فرمان بردار نے مبلغ خطیر لیے تحفجات
فراہم کیے نصف شب کو دختر لباس مردانہ پہنکر طیار ہوئی اور گھوڑے پر سوار ہوئی خانساماں کو مع جمیع
ساماں ہمراہ لیا اور بشکل سوداگر کوچ کیا ماں نے خبر پائی حیرت مین آئی اس بات کو چھپایا خیل خدم سے
فرمایا کمبخت کو جانے دو او سکا نام نہ لو اگر کوئی ذکر اوسکا درمیان لائیگا سزا پائیگا صاحب شعور جاتے جاتے
داخل نیشاپور ہوئی دوسرے روز مردانہ وار گھوڑے پر سوار بصد زیبائی بازار کی طرف آئی ایک عالم گرد آیا
عشق کا تیر جگر پر کھایا **نظم** وہ خوبی مین یوسف سوار تھی ؛ خریدار سے گرم بازار تھی ؛ پڑی جسکی اوس ماہ رو
پر نظر ؛ کتان ساں ہوا پارہ پارہ جگر ؛ کیا دیکھا ایک سوداگر بالدار عمدہ روزگار کئی خادم شایستہ روبرو کمربستہ
دکان عالیشان پر بیٹھا ہے اور طرف راست ایک دکان مین قالین بچھی صندلی پر گدی کسی تکیا آرام سے
سوتا ہے جواہرات گران بہا گلے مین پڑے دو غلام سر پر کھڑے ایک رومال سے منہ پاک کرتا دوسرا مکھی جھلتا
طرف چپ ایک مکان مین دو آدمی گرفتار پنجرہ آہنی مین نظر آئے اور دو جوان موکل پلے حیرت مین رہی لاحول کہی
سوداگر نے اوسے دیکھکر غش کیا مشتاقانہ پیغام دیا کہ ایک ساعت ادھر تشریف لائیے اور سرفراز فرمائیے
اوس عاقلہ نے کام کی بر آمد پائی فورا گھوڑے سے اوتر آئی سوداگر نے تعظیم دی اور تکریم کی پوچھا کیونکر آئے
کہاں سے تشریف لائے کہا میری زادبوم روم اور اس شخص کا باپ سوداگر ہے پیرسنی ہاں دنیا سے نکیا
اسباب تجارت مجکو دیا اور امتحان سلیقہ کیا الحمد للہ اس سفر مین منفعت کلی اوٹھائی کہ صحبت تم سے بزرگ کی
میسر آئی سوداگر نے کہا بندہ بھی یہی کاروبار اور فی الجملہ اعتبار رکھتا ہے اگر غریب خانے مین شفقت فرماؤ خرید فروخت
مین البتہ بہت فائدہ اوٹھاؤ پہلے روے عیاری سے حیلہ لیا پھر قبول کیا خانساماں کو فرمایا بار اوٹھا لایا
سوداگر نے مقام دلچسپ دیا کھانا طلب کیا پہلے قاب پلاؤ سے بھری کتے کے آگے دھری اوسنے بقدر اشتہا
نوش کیا اور لگن سے پانی پیا وہی پلاؤ قیدیوں کو بزور کھلایا اور وہی جھوٹا پانی پلایا وزیرزادی نے کہا اے سراپا
دانائی ان سے کیا تقصیر ظہور مین آئی کہ کتے کا جھوٹا کھلاتے ہین کہا اے فرزند مین نے بہت تاوان دیا یہ راز
فاش نکیا تو بھی درگذر اسکا ذکر نکر اوس عاقلہ کو نظر اپنے کام پر آئی تکرار درمیان نلائی اور باتفاق سوداگر کھانا
کھایا دو مہینے تک رہی غیر مرضی ایک بات نکہی سوداگر اس قدر مفتون ہوا کہ وہ اگر ایک ساعت کہین جائے

یہ رنج کہائے ایک روز کہا اے نور چشم خدا نے مجھے فرزند نہین دیا ہے مین نے تجھکو فرزندی مین لیا ہے چنانچہ
مجلس ترتیب دی اور ہر ایک کی دعوت کی وزیرزادی نے جو دیکھا کہ یہ مرغ زیرک خوب دام الفت مین
گرفتار اور فرمان بردار ہوا ایک دن ملول ہو کر آنکھ آنسو بھر لائی سوداگر نے موجب ملال پوچھا کہا کیا عرض
کرون آپ کی الفت زنجیر پا اور خدمت والد خوشنودی خدا ہے اگر نہین جاتا ہون خجلت اوٹھاتا ہون کہا
اگر مرضی ہو آدمی معتمد مع سواری جائین اور خرچ لیجائین بہ آرام تمام لائین اوسنے کہا عالم کہے گا ناخلف تھا
وطن ترک کیا باپ کو رنج سفر دیا اگر آپ ارادہ کرین عہد کرتا ہون تا زندگی بندگی بجالاؤن اور حکم سے باہر نہ جاؤن
کہا اے برخوردار تیری خوشی درکار ہے چند روز کے بعد کوچ کیا اپنا مال سب ساتھ لیا وزیرزادی منزل بمنزل
طے کر کے اپنی ولایت مین آئی سگ اور سگ پرست کو ہمراہ لائی ایک باغ مین ڈیرا کیا خفیہ جا کر مان کو مژدہ دیا کہ
دو روز اور مہلت پاؤن تو باپ کو چھڑاؤن ملن نے خوشی کی اور رخصت دی تاجر کا آنا مشہور ہوا اور خانہ بخانہ مذکور ہوا
کہ ایک سوداگر سگ پرست کہلاتا ہے اور کتے کا جھوٹا آدمیون کو کھلاتا ہے یہ خبر بادشاہ نے پائی اشارت فرمائی
کہ بے طریق ہے لوٹ لین اور سزا دین وہی ایلچی کہ جسنے وزیر کو سولی سے بچایا تھا آداب بجالایا کہا قول وزیر
راست آیا جہان پناہ پہلے حضور مین بلائین پھر یہ فرمائین اوسنے حکم کیا اوسی وقت سگ اور سگ پرست کو
مع پنجرہ آہنی حضور مین لائے بادشاہ نے لعل بچشم ملاحظہ فرمائے پوچھا یہ کیا بدعت ہے تیرا دین اور مذہب
کیا ہے عرض کی بندہ مسلمان اور قرآن خوان ہے مگر یہ راز زبان پر نہ لایا اس باعث سے سگ پرست کہلایا
جہان پناہ بھی معاف کرین اس بات سے درگذرین فرمایا اپنی جان سے ہاتھ دھو یا کاشف راز ہو ناچار
سگ پرست نے دونون قیدیون کو پنجرے سے باہر کیا ایک کو طرف راست دوسرے کو جانب چپ لیا
کہا جہان پناہ سلامت یہ دونون جوان اس ناتوان کے بڑے بھائی ہین بعد از رحلت والد بزرگوار مال بیشمار
رہا بھائیون نے کہا بانٹ لیجیے مین لڑکا تھا بھائیون سے کہا باپ اگر مر گیا ہوا تم مربی ہو مجھکو کھانا کپڑا درکار ہے حصہ سے
کیا سروکار ہے فرمایا تو چھوٹا ہے اور زمانہ کھوٹا ہے مبادا ایسے مال خرچ ہو جائے تو جوانی مین فساد اوٹھائے
ابھی اپنا حصہ لے یا لادعوے لکھ دے مین نے فارغخطی مہر قاضی سے لکھوا دی کچھ تکرار نکی چند روز کے بعد دونون
نے مجھے خارج کیا اور گھر سے نکال دیا یہانتک کہ اگر سیر کو آتا جاتا تھا ناتوان بیٹا تھا والد بزرگوار اونکی نسبت مجھے پیار کرتے
تھے اپنی حین حیات مین ایک حویلی بنائی میرے نامزد فرمائی مجھسے کہا پانچ ہزار اشرفی وہان حوض کے
نیچے مدفون ہے وقت پر لیجیو اپنی معاش کیجیو مین اوسی حویلی مین جا رہا بھائی ناواقف تھے

کچھ نکہا معاملت سے منہ موڑا اگر اوس حویلی کو چھوڑا باپ کی امانت پائی تجارت کی دکان جمائی دو تین
سال مین اقتدار اور اعتبار پیدا کیا ایک روز میرا غلام باہر سے آیا اشک بھر لایا کہ تمھارے دونون بھائی
مار کھاتے ہین اور یہودی پکڑے لیے جاتے ہین مین نے دوڑ کر پوچھا انھون نے تمھارا کیا لیا کہ یہ حرکت کیا کہا اگر
تجھے رحم آتا ہے پانسو دینار ہمارے دے انکو لے اوسی وقت اونکا دین پہونچا دیا بھائیون کو ساتھ لیا
پوشاک فاخرہ دی مدت تک خدمت کی سوداگر ترکستان کو چلے بھائیون نے کہا اگر کچھ اسباب پاتے ہم بھی
جاتے مین نے دو حصہ مال جدا کیا ہر ایک کو علیحدہ سر انجام کر دیا ملک التجار کو کہا اونکو اپنے زیر سایہ مین رکھیو اور
مدد معاون رہیو ایک سال کے بعد قافلہ آیا بھائیون کو نہ پایا مشوش رہا ایک نے کہا تمھارے بڑے بھائی نے
اپنا مال قمار بازی مین دیا اور دوسرے نے چھوکرے کے عشق مین صرف کیا مین آتش غیرت سے جلا خفیہ
ترکستان کو چلا بھائیون کا وہی حال پایا جو سنے مین آیا پھر اونکے واسطے اسباب تجارت خرید کیا اور ہمراہ لیا
دو منزل پر چھوڑ کر تنہا گھر آیا ٹھہرایا کہ لوگ ساتھ لیجیے بھائیون کا استقبال کیجیے دوسرے روز تا دوپہر
شہر سے باہر منتظر رہا ایک آنے والے نے کہا کاش تمھارے بھائی اس راہ سے نہ آتے تین پہر رات گئی تھی
کہ قزاقون نے شبخون کیا اونکے ساتھ غریبون کو بھی لوٹ لیا اب دونون بھائی بلباس گدائی
پوشیدہ بیٹھے افسوس و غم کھاتے ہین شرم سے نہین آتے ہین مین نے سنکر پیچ و تاب کھایا پھر گھر مین آیا
پوشاک اور پھر بھائیون کو جا کر دی اونکو کچھ نکہا تقدیر پر راضی رہا چند روز کے بعد مین نے ہندوستان
کا قصد کیا عیال و اطفال کو ساتھ لیا یہ دونون بزرگوار کشتی پر سوار منزل بمنزل خوش آتے اور
بفراغت بسر لیجاتے قضارا میری کنیز بھائی کو نظر پڑی دل مین گڑی دوسرے سے اس نے صلاح کی
بھائی کو درمیان سے اوٹھا دیجیے مال سب آپ لیجیے ایک رات مین سوتا تھا اونھون نے پکارا بھائی جلد آنا
مردم آبی رقصان ہین اور ہاتھون مین شاخ مرجان تماشا غریب ہے اور واقعہ عجیب ہے مین انکے کہنے پر یقین لایا
آنکھین ملتا نکل آیا ان سنگدلون نے خوف خدا نکیا مجھے اوٹھا کر دریا مین ڈال دیا ہر چند دست و پا مارا اور رفیقون کو
پکارا کسی نے میری سرگذشت نجانی مگر کتے نے آواز پہچانی بے اختیار کود کر آیا آپ کو مجھ تک پہونچایا مین نے
اوسکی دم پکڑ لی اور اوسنے شناوری کی **نظم** نہ کشتی نہ بیڑا بحکم خدا * وہی موج دریا ہوئی ناخدا * مین
جاتا تھا مردہ سا بے اختیار * مثال حباب ایکدم بے قرار * تیسرے روز کنارہ پایا شکر الہی بجا لایا
نہ قدم مین طاقت نہ دم مین قوت اشتہا غالب ہوئی افتان و خیزان چلا ایک شہر ملا وہان کی زبان

سمجھی نہ جاتی اور میری بات اونکی فہمید مین نہ آتی مگر دو آدمی اجنبی دور سے نظر آئے اپنے ہمجنس پائے معلوم کیا
یہ دونون البتہ مہربانی فرمائین اور کچھ کھلائین جو نزدیک آیا بھائیون کو پایا مین نے دوڑکر سلام کیا اور
وہ دونون حیرت مین آئے غضب لائے دوڑکر چوب لی زدوکوب کی ہرچند خدا اور رسول کو شفیع لایا
مارسے ہاتھ نہ اوٹھایا ہر ایک سے کہتے یہ بدبخت نوکر تھا ہمارے بھائی کو دریا مین ڈال دیا اور مال سب
آپ لیا بعد مدت آج ہاتھ آیا خدا نے غیب سے ملایا حاکم کو کارسازی دی اور عرض کی اسکو سولی دیجیے
قصاص لیجیے سرہنگ دار کے نیچے لائے دونون بھائی ساتھ آئے وہی بھائی ہین کہ ثبوت حاکم کو دی اور میرے
قتل کی تدبیر کی لطف یہی دونون عزت کے خواہان ہوئے ۞ یہ بھائی مرے دشمن جان ہوئے ۞ مری بات کے
ہین یہ دونون گواہ ۞ کہ کاذب بتانے مجھے بادشاہ ۞ اوس حالت مین مین نے کوئی اپنا نہ پایا خدا کی طرف
رجوع لایا وہ غریب نواز ہے اور بیچارون کا چارہ ساز ہے اوس وقت اوس شہر کا والی بیمار ہوا
اور درد قولنج مین گرفتار ہوا جان سے تنگ آیا طبیبون نے ہاتھ اوٹھایا ایک نے عرض کی جہان پناہ اگر
اسیرون کو رہا فرمائین اغلب ہے کہ اونکی دعا سے شفا پائیں پس حکم ہوا ایک خواص نے اس طرف گذر کیا
میرے گلے سے تسمہ کاٹ دیا بھائیون نے حاکم کو خبر دی اوسنے طمع کی آہستہ پیادون سے کہا مبلغ قرار لو
لو زندان سلیمان مین ڈال دو وہ زندان تھا عمیق تنگ تر از گور اور خانہ مار و مور والی ولایت جسکو
اوسمین قید کرتا وہ دل گرفتہ وہین مرتا سرہنگون نے زر قرار داد لیا مجکو کنوئے مین ڈال دیا ابیات
کہون کیا مین اپنی مصیبت کا حال ۞ کنوئے مین اونھون نے دیا مجکو ڈال ۞ جو یوسف پہ گذری تھے رنج و ملال ۞
وہی بھائیون سے کیا میرا حال ۞ کنوئے مین ایک شخص اور تھا مین ہرچند پوچھتا رہا اوسنے کچھ نہ کہا بندہ کنوئے
مین حیران کتا غریب اور سرگردان ہر دم بیتاب ہوتا اور بے اختیار روتا اتفاقاً ایک شخص
آدھی رات کو آیا آذوقہ کنوئے مین پہونچایا یہ سگ وفادار نے معلوم کیا کہ اس نے کسی کو دیا
صبحدم آپ شہر مین در آیا روٹی قزاقی کر لایا کنوئے مین چھوڑ دی اور آواز کی مین نے سر اوٹھایا
گردہ نان پایا سیر ہوکر کھایا شکر خدا بجا لایا اوسی طرح ہر صبح جاتا روٹی لاتا ایک بڑھیا قریب رہتی تھی
اوسکے گھر جاکر کتا اڑایا نون پڑا اور پانی کا اشارہ کیا بڑھیا نے دیا آپ نہ پیا کنوئے کا رستہ لیا اوسنے جانا کہ
زندان سلیمان مین کوئی قیدی آیا ڈول بھرکر کنوئے مین لٹکایا سگ نے شور کیا مین نے پانی پیا
اسی طرح چھ مہینے تک وہ روٹی لاتا اور بڑھیا سے پانی پاتا ایک رات کسی نے رسّی دراز کی لو آواز دی

که دوست بے بدل کنوئین سے نکل مینے زینہ پایا نکل آیا دیکھا کہ ایک جوان ہے خوش لباس دو گھوڑے اوسکے پاس
ایک پر مجھے سوار کیا دوسرا آپ لیا گھوڑے اوٹھائے وو نکل آئے جب صبح روشن ہوئی گھوڑے کی باگ
لی میری طرف نگاہ کی اپنا دوست نیا پایا غصے مین آیا مجھپر تلوار نکالی مین نے ڈال دی اور عرض کی
کہ اے عیسی روزگار مجھے نہ مار تو نے نہ دیکھا نہ بھالا کمند ڈال کر مجھہ غریب کو نکالا اب میرے مارنے سے
کیا حاصل ہے بارے میری عاجزی پر رحم آیا فرمایا خیر سوار ہو تمام روز اوسکی چشم تر تھی اور خاطر مضطر تھی
شام کو جنگل مین قیام کیا گھوڑون کو چرنے کے واسطے چھوڑ دیا میری سرگذشت پوچھی مین نے عرض کی
سنکر رو دیا اور کہا اے میری بوا دسن اس شخص کا باپ اس ولایت مین مالک تاج و نگین ہے مین اوسکی
بیٹی پردہ نشین ہون ایک روز وزیرزادہ نظر آیا مینے تیر عشق کھایا چند روز زخمی رہی آخرش دایہ سے
سرگذشت کہی اوسنے سعی بلیغ فرمائی اوسکو میرے پاس لائی وہ ہر شب آتا صبحدم جاتا ایک رات چوکیداروں نے
چور جانکر حوالی حرم مین پکڑ لیا اور میرے باپ کے حکم سے زندان سلیمان مین بند کیا مین نے اس بات کا
شکر کیا کہ کسی نے میرا بھید نہ پایا اور نہ جانا وہ حرم مین کس واسطے آیا تین سال تک تیسرے روز
شب کو خفیہ جاتی آذوقہ اوسکو پہونچاتی رات کو خواب مین ایک بزرگ نظر آیا اوسنے فرمایا اے زلیخائے عصر
رسی کنوئے مین ڈال اپنے یوسف کو نکال خانمان برباد زاد راہ غربت لے مین خوش ہوکر اوسی دم دو گھوڑے
تیز قدم باساز و یراق طویلے سے لائی اور کمند لیکر کنوئے پر آئی اوسکا اختر زوال مین اور تیرا ستارہ اقبال
پر تھا وہ عزیز موا اور تو زندہ ہوا النصیب اسکو کہتے ہین پھر شیرمال خورجی سے نکال کر تناول کی اور مجکو بھی
مینے نوش کی اور کتے کو دی اپنے ہاتھ سے میری موتراشی کی پوشاک فاخرہ دی مین نے غسل کر کے دوگانہ
ادا کیا اوس نے ہنس دیا پوچھا کیا حرکت تھی کہا اوسکی عبادت ہے کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے زمین و آسمان
کو بنایا اور مجھہ گدا کو تجھہ شاہزادی سے ملایا اسی طرح سے راہ طے کرتی اور آہ سرد بھرتی کہتی یاد اوسکے عشق
مین وطن سے آوارہ اور غریب بیچارہ ہوئی جب شہر نظر آیا ولایت فرنگ مین پہونچی اور حویلی مول لی
سکونت کی بطریق اسلام ایمان لائی اور میرے نکاح مین در آئی ایک صندوق پر از جواہر مجکو دیا مینے
دکان جواہر فروشی کو گرم کیا وہان چند شخص اجنبی رہتے تھے مجکو بھائی کہتے تھے ایک روز بازار تھا معلوم ہوا
دو آدمی اجنبی پکڑے آتے ہین گردن مارے جاتے ہین مین بھی دیکھنے آیا دونون بھائیون کو پایا میرے
خون نے جوش کیا پیادون کو زر کثیر رشوت مین دیا کہ تا حاکم پاس جاؤن پروانگی لاؤن حاکم

ایک دانہ جواہر سوا اشرفی کو لیتا تھا اور مین نہ دیتا تھا وہی دانہ بخوشامد دیا اور رہائی کے واسطے التماس کیا
اوسنے کہا تجھی کو راضی کر کے گذر نہ دے گذر پانچ سو تومان دیکر سمجھایا اونکو گھر مین لایا اونکے روبرو اپنی عورت کو جانے
ندیا اور مین نے خدمت مین کسی نوع پر قصور نکیا ایک روز صاحب خانہ حمام سے نکل کر سر برہنہ صحن مین کھڑی تھی
منجھلے بھائی کی نظر پڑی عنان صبر ہاتھ سے دی میرے مارنے کی فکر کی بڑے بھائی نے کہا ملک بیگانہ کی
بادشاہی گدائی سے بدتر اور وطن کی گدائی بادشاہی سے بہتر ہے مین نے اونکی خاطر سے وطن کا
قصد کیا اہل وعیال کو ساتھ لیا ایک منزل مین منجھلے بھائی نے کہا اس نواح مین ایک چشمہ دلکشا
اور باغ قابل تماشا ہے اگر کل مقام ہوتا جاتے سیر کرتے مین نے بھائیون کی خوشی کے واسطے مقام کیا
دونون صاحب پیش صبح سے بیدار اور کمر باندھ کر تیار ہوئے مین نے سواری طلب کی بھائیون نے
صلاح ندی کہ قرب دیوار سے سواری کیا درکار ہے پیادہ روان ہوئے دونون بھائی تیر اندازی کرتے جاتے
اور لطیفہ طرب انگیز فرماتے دو غلام میرے ساتھ تھے ایک کو کہین بھیج دیا اور دوسرے سے سواری کو
طلب کیا مین قضاے حاجت انسانی کے لیے ایک درخت کے نیچے بیٹھا دونون بھائی تلوار کھینچ کھینچکر
پہونچے ایک نے میرے سر پر ایسی لگائی کہ کان تک اوتر آئی دوسرے نے تیغہ جڑا مین گر پڑا مجکو تنہا پایا چورنگ بنایا
گئے غریب نے حملہ کیا اوسنے بھی دونون نے ایک ایک ہاتھ جڑ دیا نظلم کیا ٹکڑے ٹکڑے مرا سب بدن
گئے چھوڑ بیگور وکفن مین میرے بھائیون نے لیا یہ خیال کہ کھائین اسے بھیڑیے اور شغال پیاسے
درود لشتو پیش نظر [illegible] آئی سگ پرست نے پہلو اور پشت دکھائی فی الواقع دو غار
نظر آتے تھے [illegible] دونون بھائیون نے زخم ہلکے ہلکے اپنے مارے اور قافلے مین
جاکر پکارے کہ [illegible] راہ مین قزاق آپہونچے بھائی مارا گیا ہم بچے ملکہ بھائیون کے کردار سے خبردار تھی
آپکو ضرب خنجر سے ہلاک کیا سب مال بھائیون نے لیا مین زخمی پڑا تھا قضارا دختر بادشاہ فرنگ
بالفعل ان شوخ و شنگ سر ایک گھوڑے پر سوار بطریق سیر و شکار ادھر آئی مجھہ مین سد رمق جان
پائی اوسکو رحم آیا جراح کو تعین فرمایا ملکہ باپ سے چالیس روز کی رخصت لیکر باغ مین چمن آرا تھی
اور مشغول سیر صحرا تھی جراح مجکو قالیچے مین لپیٹ کر باغ مین لایا زخمون کو سی کر مرہم لگایا ملکہ دن مین
تین بار تشریف لاتی اور مرغ کا شوربا [illegible] بروپلاتی چالیس روز کے بعد مین نے غسل کیا ملکہ نے جراح کو
انعام دیا اور میری احوال پرسی پر متوجہ ہوئی مین نے اپنی مصیبت کی حقیقت سب مو بمو کہی افسوس کرتی رہی

ابھی

بارے تسلی ہوئی اور خاطرداری کی مقتضاے جوانی سے حرص طالب ہوئی اور ہوس غالب ہوئی شب کو
تنہا میرے پاس آتی محظوظ ہو کر جاتی مین بھی اوسکے میوۂ وصل سے حلاوت پاتا غم و غصہ بھول جاتا
ایک روز باپ کے دولتخانے مین تھی مین نے مقتضاے عمری کی فرصت پائی ایک گوشہ مین جانماز
بچھائی دل باخدا اور دست بدعا ہوا ناگاہ نوافل شب کو آئی میری خوابگاہ خالی پائی بدگمان ہو کر دایہ سے
کہا شاید کسی لونڈی کے پاس رہا پھر آپ اور دائی میری طرف سیر کرتی آئی حرکات نماز دیکھ کر قہقہہ مارا
دوڑ دائی کو پکارا کہ اجنبی بیچارہ دیوانہ ہوا ابھی کہا کہ یہ ظالم کافر اور مین غریب مسافر دیکھیے کیا آفت لائے
اور کیونکر پیش آئے دایہ نے کہا مرد مسلمان ہے اور بت پرستی سے بدگمان ہے کہا مین نے برا کیا کہ دشمن کو
بغل مین لیا دو روز تک تشریف نہ لائی تیسرے روز آئی دائی سے پوچھا وہ راندۂ بت کیا کرتا ہے
کہا مرتا ہے فرمایا باہر آئیے اور اپنا طریق بتائیے مین اگرچہ خوف زدہ گھبرا ہو رہا اوسنے دایہ سے کہا اگر یہ میرے
ہاتھون سے مارا جائے بت بزرگ مہربانی فرمائے دائی نے کہا اس کام سے درگذر بت بزرگ کے
حوالے کر پھر ایک جام مجکو دیا اور زیر لب خندہ کیا دایہ مزاج دان تھی دعاے خیر لی اور جا کر سو رہی ملکہ نے
فرمایا اے جاہل بت بزرگ مین کیا بدی پاتا ہے کہ اوسکے آگے سر نہین جھکاتا ہے مین نے کہا اے ملکہ بت
ایک سنگ ہے تراشیدہ نہ گوش رکھتا ہے نہ دیدہ مین اوسکی پرستش کرتا ہون کہ ہر دم حاضر و ناظر ہے
اور سب چیز پر قادر ہے نظم وہی سب کو دیتا ہے روزی و جان ٭ اوسی سے ہے قائم زمین آسمان ٭
جہان مین جہانتک گل و خار ہے ٭ اوسی کی یہ قدرت نمودار ہے ٭ خدا نے اوسے توفیق دی بدولت
اسلام قبول کی کہا مین چچا کے بیٹے سے منسوب ہون البتہ وہ کافر آئیگا رسم عروسی بجا لائیگا اسکی کیا فکر کیجیے
مین نے کہا جو مزاج مین آئے فرمایا وطن چھوڑ دیجیے غربت اختیار کیجیے فی الحال تو کاروان سرا مین جانا
چند روز ادھر نہ آنا دایہ تیرے پاس ہر روز آئے گی ایک جواہر گران بہا بیچو بکائیگی جس وقت
بلاد عجم کے سوداگر مسافرت کرین اور اسباب کشتی پر دھرین اوس روز مین خبر پاؤن شب کو
تیرے پاس آؤن مین نے کہا اے بلند مزاج دایہ کا کیا علاج فرمایا وہ اہل ہے اور اوسکا کام سہل ہے
ناچار داغ مفارقت اوٹھایا کاروان سرا مین آیا بعد مدت سوداگرون نے ارادہ کیا مجکو پیغام دیا
کہ کفرستان سے نکل ہمارا حال مستقیم ہے اور خدا کریم ہے پھر باہم مشورت کی کشتی مول لی
اپنا اسباب کشتی پر دھرا اور شہر کو پھرا کہ یارون سے رخصت ہولون اور اپنی کنیز لاؤن دایہ سے بخوشامد کہا

کہ اے سراپا دانائی تیری بدولت راحت بہت پائی اب ولایت کو جاتا ہون خدا جانے آب و خورش کب لائے کسی طرح دیدار ملکہ میسر آئے بارے دایہ بر سر رحم آئی میری خبر پہونچائی ملکہ نے نصف شب کو پوشاک بدلی مع صندوقچہ جواہر نکلی مین نے ایک ضرب شمشیر مین دایہ کو مار کر ڈال دیا ملکہ کو ساتھ لیا صبح ہوتے کشتی پر آیا شکر الٰہی بجا لایا جبکہ کشتی روانہ ہوئی توپ کی آواز سُنی ملاحون نے لنگر ڈال دیا کہا منع کیا معلوم ہوا ملکہ کے گم ہونے سے شاہ بندر کو حکم پہونچا کشتی جانے نہ پائے ہر تاجر اپنی کنیز لائے بشرط پسند قیمت پائیگا وگرنہ لیجائیگا مجکو خوف نے لیا ملکہ کو صندوق مین بند کیا اور بھی جسکی لونڈی خوبصورت آئی اوسنے صندوق مین چھپائی شاہ بندر آ پہونچا ہر ایک کی لونڈی لی اور تشفی کی کہ اب جاتی ہین تا شام پھر آتی ہین کسی غماز نے اوس سے کہا جو لونڈیان قابل پسند ہین صندوقون مین بند ہین اوسنے سب کو نکال کر باہر کیا اور تاوان لیا وقت شام سب نے اپنی اپنی لونڈی پائی مگر میری معشوقہ نہ آئی چاہا کہ دریا مین گر کر ڈوب مرون سوداگرون نے کہا صبر کر ہر تجارت پیشہ جتنی ہین دو چند قیمت کر دیتے ہین مین راضی نہ ہوا اپنا صندوقچہ اوٹھایا زورق مین لایا پریشان اور تباہ سگ قافلہ ہمراہ دن کو جنگل جنگل پھرتا شب کو شہر مین جستجو کرتا مدت تک سرگردان رہا کسی نے احوال نہ کہا ایک رات جان بازی کرکے دولت سرا بادشاہ مین در آیا کہین نشان نہ پایا شاہ بندر کی حویلی کی طرف گذرا اوسکے گرد پھرا راہ در آمد نہ پائی ایک موری نظر آئی پنجرہ آہنی تھا جرأت کیا کھود کر در آیا دیکھا باغ ہے میوہ دار تازہ بہار وہ نیک بخت درخت کے نیچے بیٹھی باواز جان گداز کہتی تھی کہ الٰہی مین تیری وحدانیت پر یقین لائی اور دین محمدی مین آئی بحق پیغمبر مجھ بیکس پر رحم فرما اور میرے دوست گم گشتہ کو ملا مین دوڑ کر قدم پر گرا اور اوسکے گرد پھرا اوسنے جان پائی اور آغوش مین آئی دونون روتے رہے دامن بھگوتے رہے **نظم** وہ رونے مین بے اختیاری ہوئی ٭ کہ ہر آنکھ سے نہر جاری ہوئی ٭ ہوا باغ غم سے مرے غمکدہ ٭ ٹپکنے لگا مثل شبنم زدہ ٭ فرمایا شاہ بندر نے مجکو زن جمیلہ جانا بادشاہ کی نذر نہ گذرانا خود ہر روز آتا ہے تعشق ظاہر کر جاتا ہے لطایف الحیل سے آج تک نزدیک آنے نہین دیا اوسنے بھی معلوم کیا اب تو گھر مین ہے ایک روز بر مین ہے خاطرداری مین رہتا ہے اور کچھ نہین کہتا ہے اب تک دامن عصمت لوث سے بچا مگر تا کجا اگر تو نہ آتا اور وہ ہاتھ لگاتا مین کنی کھا کر مرجاتی مگر اب اور فکر ہے اغلب کہ اس تدبیر سے رہائی پاؤن اور تیرے ہاتھ آؤن رسم ہے کہ شہری یا بیرونی جو کوئی مفلسی سے تنگ آتا ہے سیاہ کپڑے پہنکر بتخانہ بزرگ مین جاتا ہے تین روز تک زیارت کرنے والے

ہمہ

جتنے ہین نقد او رجنس اوسنے دیتے ہین چوتھے روز کچھہ سرکار سے پاتا ہے رخصت ہوجاتا ہے تو مال نہ لیجیو
عوض کیجیو مین ستم رسیدہ او رجفا دیدہ ہون مال مجکو کیا درکار مگر انصاف کا امیدوار ماور برہمنان میری خبر لے
اور بت بزرگ داد دے نہین تو روز عید آپکو قربان کرونگا اسی آستانہ پہ مرونگا ماد ر برہمنان پیر زال ہے اور
اوسکی عمر صد و پنجاہ سال ہے خالق اوسکا معشوق بت بزرگ کہتی ہے اور وہ چالیس بیٹے رکھتی ہے جب وہ آئے
اور تجھے بلاکے پانون پر گرنا عرض کرنا یہ اجنبی تمہارا آوازہ عدل و انصاف سنکر بت بزرگ کے طواف کے واسطے
آیا شاہ بندر نے ظلم کیا میری عورت کو چھین لیا اپنا قاعدہ یہ ہے نامحرم اگر عورت کو ہاتھہ لگائے اوسکا
قتل لازم آئے اور بے انتقام ہم پر کھانا پینا حرام ہے یقین ہے کہ خبر لے اور تیری داد دے القصہ ملکہ سے
رخصت ہوا او ربتخانہ مین گیا تین روز مین اس قدر زر و زیور فراہم آیا کہ شمار سے باہر پایا چوتھے روز
برہمن آئے خلعت رخصت لائے مین نے کچھہ نہ لیا انصاف طلب کیا ماد ربرہمنان کو رحم آیا روبرو
بلایا دیکھا ایک برھیا منحنی بال دتیاسی غنی تخت مرصع پہ بیٹھی ہے مین نے جاکر پایۂ تخت کو بوسہ دیا اور
ماجرا گذارش کیا مرد اجنبی کو تمہاری قوم مین عورت بیگانہ کے نزدیک جانا خوب اوسنے کہا سخت معیوب
برھیا کے روبرو دو لڑکے وہ دوازدہ سالہ ماہ رو ہلال ابرو کھیلتے تھے فرمایا جاؤ بادشاہ سے کہو شاہ بندر
مردم آزار او رجفا کار ہے اوسکا قتل اس نظر کردہ بت بزرگ کے لیے لکھہ دے حیلہ نہ لے نہین تو
آج کی رات سنگسار او رعذاب مین گرفتار ہوجائیگا وہ دونون مع جماعت پنڈوان سوار ہوکر
روان ہوئے او رایک گروہ آگے سرود کنان ناقوس زنان مردم لئے واوسے اونکی خاک پا سرمہ کرتے
اور سر پر دھرتے بادشاہ نے پیادہ استقبال کیا او راپنے پاس بٹھالیا لڑکون نے پیغام پہونچایا فرمایا
شاہ بندر آئے قصہ انفصال پائے مین ڈرا اگر قضایا روبرو آیا اپنی بیٹی لیگا او رمجکو سولی دیگا لڑکون نے
قرینے سے معلوم کیا کہ یہ حکم اس غرضی کے خلاف مرضی ہے کہا فرمودہ بت بزرگ نہین مانتے ہو اور ہماری ماں
کا قول جھوٹھہ جانتے ہو خراب جاؤ گے سزا پاؤ گے ناخوش ہوئے اوٹھہ چلے بادشاہ فرنگ نے خوف کھایا اونکو منایا عذر
خواہی بدرجۂ اتم کی او رچٹھی میرے نام پر شاہ بندر کو لکھدی لڑکے سوار ہوکر آئے نذر نیاز بہت سی لائے ماد ربرہمنان
نے فرمایا پانسو سوار جائین شاہ بندر کو پکڑ لائین سوارون نے گھوڑے اوٹھائے شاہ بندر کی حویلی مین در آئے
وہ اس ماجرے سے بیخبر غافل از قضا و قدر مین نے اوسے جا لیا مار کے ڈال دیا اپنی معشوقہ لی اور کسی کو
ایک اندھی باد وسکا نقد او رجنس تلف بند کیا رائیگان جانے ندیا برہمن میری داد و دہش سے مالدار ہوئی اور غریب غربا

شکرگذار ہوئے دوسرے روز بارگاہ بادشاہ مین حاضر ہوا ارکان دولت کو تحفجات دیا رضامند کیا بادشاہ نے
سرفراز کیا خلعت فاخرہ دیا معمول تھا جو قافلہ وارد ہوتا مین مال ملاحظہ کرتا بعد مدت ایکبار ہان ملک التجار
خدمتگار میرے روبرو لائے اون مین دونون بھائی نظر آئے مجکو غیرت آئی کہ مین باین شان اور بھائی پریشان
افسوس کھایا اونکو ساتھ لایا حضور مین تقریب شائستہ کی ہر ایک کو خدمت عمدہ دی ایک روز میری صاحب خانہ
باغ مین روبرو کھڑی تھی منجھلے بھائی کو نظر آئی پسند فرمائی مین سوتا تھا دونون بھائی مسلح شمشیر برہنہ لیے
میرے مارنے کے واسطے آئے سگ وفادار سے آنے نہ پائے چوکیدارون نے پکڑا رسی سے جکڑا اوس روز سے
بھائیون کو قید کیا اور کسی طور کا رنج ندیا اب اونکے دیدار سے محظوظ ہون جہان پناہ سلامت دونون
بھائی موجود ہین پوچھہ لیجیے اگر خلاف عرض کرتا ہون سزا دیجیے مین نے اوس عزیز کی مروت پر آفرین کی
اور خلعت سے عزت دی پوچھا جواہرات کہان سے پائے التماس کیا ایام حکومت بندر مین ایک روز
برائے تفرج قصد ہوا بالائے بام بیٹھا تھا دور سے دو نفر مسافر جنگل مین نظر آئے حسب الایما قراول
اونھین لائے ایک نوجوان تھا پریشان حال دوسری عورت صاحب جمال آتے ہی روٹی طلب کی مینے دی
جوان کھا کے بیہوش ہوا چند آستین بوسیدہ اوسکے سر پیچیدہ تھین خدمتگار کھول لائے جواہرات
نظر آئے جب ہوش مین آیا پوچھا کہان سے لایا کہا یہ غریب بیچارہ وطن آوارہ ستم زمانہ سے نیم جان
باشندہ آذربایجان ہے باپ ملک التجار تھا سفر ہند اختیار کیا مجکو ہمراہ لیا مادر مہربان مانع ہوئی
باپ نے کہا مین پیر ناتوان اور یہ بفضل الٰہی سے جوان ہے مبادا مجکو ساقی قضا و قدر شربت اجل پلائے اور
دیدار میسر نہ آئے پس مجکو ساتھ لیا اور مختار کیا ہندوستان مین آیا وہان سے وزیرآباد مین لایا ارادہ فرنگ پہ کشتی لی
اور روان کی ایک روز باد مخالف آئی کشتی نے پہاڑ سے ٹکر کھائی پارہ پارہ اور ہر طرف آوارہ ہوئی مین تن تنہا
میل تختہ بہانہ باپ کی خبر مجکو نہ میری خبر اوسکو خدا جانے مرا یا جان بر ہوا **نظم** نہ جی تن مین تھا اور نہ تن
جی کے ساتھہ نہ مری باگ تھی موج دریا کے ہاتھہ نہ کرون کیا مین جینے کا اپنے حساب نہ یہی ایک دم تھا نشان
حباب نہ تین روز کے بعد کنارہ پایا بہزار خرابی باہر آیا تشنہ گرسنہ سر و پا برہنہ افتان و خیزان چلا ایک کھیت چنے کا
کئی شخص سیہ فام ہولے کھاتے تھے اونھون نے مجکو دیے مین نے لے لیے تھوڑے کھائے
حواس آئے اون کی زبان فہمید مین نہ آئی صحبت سے کیفیت نہ پائی آگے چلا دشت تھا
آتش بار ذرہ ذرہ شرار ہوا اس قدر گرم اگر چڑیا آتی کباب ہو جاتی مین نے رات دن گردش کھائی

آبادی نظر نہ آئی تھوڑے پوٹ کے وانے پاس تھے اونھین تناول کیا پانی پیا چوتھے روز ایک قلعہ
بلند نظر آیا قفل دروازہ بند پایا مایوس ہوکر آگے چلا ایک پہاڑ ملا اوسکے نیچے شہر عظیم اور شہرپناہ
مستقیم گرتے پڑتے آپکو وہان پہونچایا بسم اللہ کہکر دروازے مین در آیا ایک مرد بالباس فرنگ بالاے
کرسی خوش رنگ پر بیٹھا تھا مجکو بھوکا معلوم کیا نان وکباب دیا اوسے جو کھایا غش آیا افاقے کے بعد پوچھا
اب کیا ارادہ ہے کہا یہ فقیر چاہتا ہے کہ چند روز اس شہر مین بسر کیجیے تاکہ توانائی آئے کہا اے برادر
فی الحال مع بیل و غربال اوس ٹیلے پر جا نہ مین کھود جو ہاتھ آئے چھان کر لا وہ کان جواہر تھی مین تو بڑہ
بھر لایا اور کئی دانون کو چھپایا اوس عزیز نے کچھہ نہ لیا سب مجکو دیا کہا جہان دل چاہے وہان لیجا
مگر اس شہر مین نہ آ مین نے گردش کھائی تھی اوسکی پند گوش نہ کی نا چار اوسنے اپنی انگشتری دی کہا
ایک شخص میری صورت کا چوک مین ہے اوسکے پاس جا نا جو وہ کہے عمل مین لا نا مین جا کر شہر مین داخل ہوا
شہر آباد بازار کشادہ رونق خوب آدمی محبوب مردون کی خرید و فروخت مردون سے عورتون کی داد و ستد
عورتون سے اوس سے جاکر ملاقات کی انگشتری دی کہا وہ گردش شکستہ آنے سے مانع نہ ہوا مین نے کہا
اوس عزیز نے بہت سمجھایا میری راہ مین نہ آیا مین نے اپنا قصہ کہا ایک ساعت چپ رہا بولا ای نادان
سوطرح کا عذاب وٹھا یا یہان نہ آتا اس شہر کے باشندے کافر و دشمن مسافر ہین جو غریب یہان آتا ہے
بے سجدۂ بت رہنے نہین پاتا ہے اور اگر چاہے بھاگ جائے جانے نپائے بت کے پیٹ مین ایک شیطان ہے
اور اوسکی گفتگو بہتان ہے مین نے افسوس کھایا کہ عبث آیا کہا خوب اب تو تقدیر لائی مین نے تیرے واسطے جو رہم
پہونچائی اس شہر کی رسم ہے مرد اجنبی جب سجدۂ بت بجالائے جو مانگے سو پائے کل بادشاہ بتکدے مین آئیگا
بندہ بھی جائیگا تو پرستش بت کے بعد بادشاہ کے قدم لیجیو اور دختر وزیر کی درخواست کیجیو مین تیرا احوال
مفصل کہونگا اور اس کام کے درپے ہونگا پھر لباس فاخرہ دیا اور ساتھہ لیا دیکھا گرد بتخانہ کے انبوہ ہے
اور ہر طرف زن و مرد کا گروہ ہے بادشاہ فرنگ روبروے بت سجدہ گزار اور امیر اور امرا دست بستہ
امیدوار ہین نے بت کو سجدہ کیا اور پہلے برہمن چوم لیا مین بادشاہ کے نثار اور وزیر کی بیٹی کا طلبگار تھا
بادشاہ نے فرمایا یہ اجنبی کہان سے آیا اوس عزیز نے عرض کی یہ میرے اقربا سے ہے بت بزرگ کی زیارت
کے واسطے آیا وزیرزادی کا تیر نگاہ کھایا اب اوسپر مائل ہے اور جہان پناہ سے سائل ہے امیدوار ہون
وزیر اسکو اپنی غلامی مین لائے اور سرفراز فرمائے بادشاہ نے باآواز بلند وزیر سے فرمایا کہ اسے خلعت

دامادی دینا واجب آیا شہرت ہوئی کہ بت بزرگ نے مہربانی فرمائی اور اجنبی نے دختر وزیر پائی اوسی وقت
برہمن مجکو بت کے آگے لایا اور رشتۂ زنار گلے کا ہار بنایا مین نے گردن جھکائی بت سے کچھ آواز نہ آئی وقت شام
بادشاہ خود مقام وزیر پر آیا مجکو ساتھ لایا خلعت فاخرہ دیا دختر وزیر سے منعقد کیا شادیانہ شاہی
بلند اور عالم خرسند ہوا ایک سال کے بعد معشوقہ حاملہ ہوئی وقت استقاط حمل موئی مین غمگین تھا سیکڑون
رنڈیان آئین نوحہ بر لائین دونون ہاتھون سے میرا سر پیٹنا شروع کیا اوٹھنے نہ دیا قریب تھا کہ میرا کام
تمام ہو وہی شخص کہ آنے سے مانع ہوا تھا مجھے کھینچکر دیوانخانے مین لایا اوس آفت سے بچایا کہا غم سے
درگذر اپنا ماتم کر مین نے تجکو بہت سمجھایا تیری خاطر مین نہ آیا القصہ تمام املاک اور میری خانہ داری کا
سب اسباب بیچکر جواہرات لیا وہ جواہر اور چالیس روز کا قوت توشۂ تابوت کیا بادشاہ وزیر ہمراہ ہر ایک
بالباس سیاہ اوسی قلعہ مقفل کی طرف کہ پہلے روز مین نے دیکھا تھا تابوت لائے اور سو آدمی باتفاق
دروازہ کھول کر اوس مین در آئے مجکو کہا یہ آذوقہ کھاتا اور چند روز بسر لیجاتا تاکہ بت بزرگ خبر لے اور تیری داد دے
مین نے چاہا کچھ کہون وہان نہ رہون اوس مردے نے بزبان اجنبی کہا اے بیہوش خاموش والا ابھی ہمیہ
جھتی لاتے ہین اور ہمین تجھے ہلاتے ہین مجکو نکلنے نہ دیا دروازہ بند کیا مین نے لاش پر لات ماری کہ تو
کیون موئی جو میری یہ خرابی ہوئی چالیس روز تک وہی توشۂ تابوت مین نے اپنا قوت کیا اور ایک مہری کے
آب گرم پیا وہی پیا جب قوت آخر ہوا مین نے کہا اب موا اتفاقاً ایک تابوت اور آیا مین نے آپکو چھپایا اوسکے
ساتھ ہیر زال آذوقہ مالا مال مین نے ایک ضرب چوب سے اوسکا کام تمام کیا اور صندوقچہ لیا چالیس روز کھایا
پھر تابوت آیا اوسکے ساتھ دختر پری پیکر ماہ رو مشکین مو لباس کدخدائی در بر تاج عروسی بر سر صندوقچہ جواہر
آبدار طعام لذیذ خوشگوار ہمراہ اوس نازنین شمائل پر مائل ہوا آذوقہ لیا اور اسکو طلب کیا اوسنے گریز کی جیسے
طرح دی کہ کہان جائیگی آخر آئیگی جب اوسپر اشتہا غالب ہوئی دیکھا مجکو کہ ہر روز کھاتا ہے اور نہین
ستاتا ہے دور سے سوال کیا مین نے میوہ دیا چند روز مین رام اور ہمکلام ہوئی پوچھا تو کون ہے کہا دختر وکیل مطلق
بادشاہ شب زفاف کو میرا شوہر بیمار ہوا اور اوسی مرض مین موا مین نے بھی اپنا حال ظاہر کیا اور اوسکو
بغل مین لیا ہم دونون اپنا اپنا درد و دکھ آپس مین کہتے اور ایک جا رہتے ایک سال کے بعد لڑکا پیدا ہوا اوسیر
دل شیدا ہوا بہت مصیبت اوٹھائی طبیعت تنگ آئی ایک روز مین نے رو دیا جناب کبریا مین التماس کیا
کہ اے کریم کارساز غریب نواز کب تک زندہ درگور رہون اور تیرے سوا کس سے کہون مجھ بیکس کی خبر لے

ابھی

اس قید سے رہائی دے ایک بزرگ نے خواب مین کہا مہری کی راہ سے باہر آمہری سنگ وآہن سے
استوار اوسکا جدا کرنا دشوار ہارے رہبری عقل سے میخ آہنی تابوت شکستہ سے لی کہودنے کی محنت
اختیار کی ایک سال کے بعد اند کے رخنہ ہوا اوسی طرف سے باہر آیا تھوڑے جواہر ساتھ لایا ایک مہینا
کئی روز ہوئے جنگل طے کرتا ہون آبادی نہین پائی آج تقدیر یہان لائی اے جہان پناہ مجکو اوس عزیز کے
حال تباہ پر رحم آیا کھانا کھلایا لباس دیا رفیق کیا معتبر نظر آیا میرے نزدیک رتبہ پایا اوسکی عورت بندہ زادی کے
ساتھ کہ ملکہ فرنگ سے تولد ہوا تھا یار و ہمکنار ہوئی اوس سے دو فرزند پیدا ہوئے لیکن دونون موئے چند روز کے
بعد بندہ زادہ بھی مرگیا وہان سے دل نفرت کرگیا شاہی بندر اوسکو سپرد کی شاہ فرنگ سے رخصت لی آپ
سگ پرست کہلایا بڑے بھائیون کی بات زبان پر نہ لایا مگر اس لڑکے کی خاطر سے ادھر کا رستہ لیا
اور آپ کے روبرو یہ راز ظاہر کیا اے درویشو مین نے لڑکے کی طرف رخ کیا اوسنے زمین کو بوسہ دیا
کہا جہان پناہ سلامت میرا باپ بند اور یہ عاجزہ فرزند ناچار مردانہ وار باہر آئی سگ پرست کو لائی
بادشاہ ملاحظہ فرمائے اور میرا باپ رہائی پائے سگ پرست نے یہ سنکر بے اختیار رو دیا اور افسوس کیا
کہ میرے فرزند نتھا چاہا اسکو فرزندی مین لاؤن اور اپنا جانشین بناؤن خدا نے یہ بھی نصیب نہ کیا زمانے نے
فریب دیا القصہ اوسکے گریۂ جانسوز سے میرا دل آب اور جگر کباب ہوا اوسکو نزدیک بلایا آہستہ فرمایا
دختر وزیر کو اپنی زوجیت مین لے اور غم وغصہ جانے دے فی الجملہ صبر آیا اور آداب بجالایا مین نے اوسکو
مختار کار کیا اور اعتبار دیا چند روز کے بعد وزیر زادی کو اوسکے ساتھ منعقد کیا اوس سے دو بیٹے
پیدا ہوئے ایک میری سرکار کا مختار ہے اور دوسرا ملک التجار ہے اے درویشو مطلب اس حکایت سے
یہ ہے کہ حجاب درمیان سے اوٹھ جائے اور ہر ایک اپنی سرگذشت بیان فرمائے **داستان چہارم**
زبانی درویش سوم تیسرا درویش بولا کہ اے اداس یہ فقیر شاہزادۂ ملک فارس ہے ایام طفولیت مین
اُستادون نے تعلیم فرمایا ہر فن سے بہرہ وافر پایا ہمیشہ حکایات بزرگان سُنتا اور گل فیض چنتا اتفاقاً
ایک شخص نے ذکر حاتم کیا کہ خدا نے جوہر سخاوت اوسی کو دیا مین نے کہا اوسکی کوئی روایت مختصر بیان کر
عرض کی اوسکا دفتر بے نہایت ہے از انجملہ یہ حکایت ہے کہ نوفل نامے سردار عرب نے ایکبار رشک
سخاوت سے حاتم سے عداوت کی فوج برائے قتل تعین فرمائی حاتم نے خبر پائی کہا بیجرم وگناہ خونریزی
سپاہ ہوگی بجان واحد آپکو ایک غار مین مخفی کیا نوفل نے گھر لوٹ لیا کہا جو سر حاتم لائے ہزار اشرفیان پائے

عالم تلاش مین چلا کسی کو نہ ملا ایک پیر مرد اور پیرزن متصل غار خارکشی کرتے تھے بڑھیا کی زبان سے نکلا اگر حاتم کہین ہاتھ آتا ہمارا افلاس بالکل جاتا پیرمرد نے کہا اے عاقلۂ جہان وہ نصیب کہان کہ دولت پائین فراغت سے کھائین حاتم نے یہ سُنکر دل مین کہا اس غریب کو محروم رکھنا بعید از مروت اور دور از فتوت ہے غار سے باہر آیا پیر مرد کو بُلایا کہا مین حاتم ہون نوفل کے پاس لے چل قید مفلسی سے نکل اوسنے کہا اے حاتم فی الواقع میری پریشانی جاتی ہے اور دولت ہاتھ آتی ہے مگر یہ کیا لطف ہے کہ ایک بیگناہ کو دشمن کے قبضہ مین دون اور خون ناحق گردن پر لون حاتم نے قسم دی اوسنے قبول نکی اس بحث پر ہجوم ہوا اور خلق کو معلوم ہوا حاتم نے کہا اگر تو نہین لیچلتا ہے مین خود جاتا ہون تجکو پکڑ بُلاتا ہون کہ اس بڈھے نے مجھے چھپایا اس باعث سے مین نہ آیا پیرمرد بولا سبحان اللہ نیکی برباد گنہ لازم ناچار اور کرہاً ہمراہ ہوا اوسکے گرد گروہ گروہ عالم کا انبوہ جب وہان پہونچا نوفل نے پوچھا حاتم کیونکر آیا ایک نے کہا مین لایا فرمایا اشرفیون کا توڑا اوسکے آگے دھرو اور حاتم کو قتل کرو حاتم نے کہا اے نوفل اگر سچ پوچھ تو یہ مجھے نہین لایا اوس پیرمرد نے پایا نوفل نے اوسے بُلایا پوچھا حاتم کیونکر آیا پیرمرد نے خارکشی کے طریق پر غار کی طرف اپنا جانا اور طمع دنیا سے حاتم کا ذکر لانا اور وہ بات حاتم کے گوش زد ہونا اور توجہات کی راہ سے اوسکا نکل آنا اور اپنا انکار اور اوسکی تکرار سب بیان کیا نوفل نے کہا افسوس خون ناحق ہوا تھا اس جوانمرد نے غریب کے واسطے جان تک دریغ نکی ایسے صاحب سخاوت سے عداوت کی سخت دون ہمتی ہے اور پست فطرتی ہے پھر پیرمرد کو زر خطیر دیا اور پاس حاتم بدرجۂ اتم کیا اے قبلۂ عالم میرے دل مین گذرا حاتم ایک مرد شریف اوسکی یہ تعریف تو بادشاہ زمانہ مالک خزانہ تو ہی داد سخاوت دے اور نیکنامی لے حکم کیا ایک عمارت تازہ مع چار دروازہ جلد طیار ہوا اور نقد وہان انبار ہو بعد طیاری شہرت دمی اور منادی کی کہ محتاج آئے ما یحتاج لیجائے روز و شب زرافشانی تھی اور کامرانی تھی ایک فقیر نے صدا کی مینے اشرفی دی اسیطرح ہر دروازہ سے لایا میری زبان سے نکلا یہ فقیر حریصون کا پیر ہے فقیر نے تبسم کیا جو پایا تھا رکھدیا کہا تیرے آگے کچھ چیز ہو اور میری سامنے کمتر از پشیز ہے ای عزیز جب تک سخاوت ملکہ بصرہ دیکھہ نہ آئیگا نیکنامی نپائیگا مین نے دو چند سہ چند دیا قبول نکیا کہا اگر سلطنت دیگا فقیر نہ لیگا مین دو گھڑی متحیر رہا دل مین کہا اگرچہ بصرہ دور ہے مگر جانا ضرور ہے وزیر کو خوب ملک پر تسلط کیا اور آپ لباس درویشی لیا او بذات واحد سفر کیا بعد مدت ولایت بصرہ مین داخل ہوا جس شہر اور گانؤن مین گذرتا گماشتہ ملکہ خدمت کرتا جب شہر بصرہ مین پہونچا

ایک جوان سر دروازہ عالیشان نظر آیا مجکو بلایا کہا یہ تکیہ گاہ فقیر ہے اور مہمان خانہ غریب و امیر ہے
جو تشریف لائے سرفراز فرمائے تواضع سے پیش آیا اپنے مقام پر لایا حویلی خوب مکان مرغوب فرش زیبا
مسند دیبا ظروف مسی بیشمار ہر ایک نادرہ کار دسترخوان وسیع بچھایا کھانا لذیذ کھایا تین روز جانے نہ دیا
چوتھے روز مین نے قصد کیا کہا کیا مضایقہ ظروف وغیرہ یہ سب اسباب آپ کا ہی بار برداری لائیے لیجائیے
مین نے کہا اس قدر بار مجکو کیا درکار کہا ملکہ اگر شہر گی فقیر آیا اور قبول نفرمایا بندہ مورد عتاب ہوا اور
گرفتار عذاب ہو فی الحال اگر لیجانا محال ہو اسباب تمام ایک مقام پر رکھکر قفل بند کیجیے اوسکی خاطر سے
سب اسباب ایک حجرے مین بند کیا اور قفل دیا اوسی وقت ایک خواجہ سرا لباس فاخرہ پہنے آیا حرف
دعوت درمیان لایا کہا یہ خاکسار ایک مدت سے انتظار مین تھا کہ کوئی بزرگ آئے بندہ خدمت بجالائے الحمد للہ
میری دعا نے اجابت پائی آرزو برآئی مین نے ہر چند عذر کیا جانے ندیا مکان مین لایا دسترخوان بچھایا
طبق ہائے زرین کاسہ ہائے سیمین کھانے مزے دار شربت خوشگوار تین روز تک نہ چھوڑا چوتھے روز کہا
اگر قیام کیجیے مقام لیجیے اور جو مصرف اس مکان کا ہے مال مہمان کا ہے اسکے سوا اور جو کچھہ حضرت ارشاد
فرمائین خدمت ملکہ مین عرض کیا جاے مجکو طمع انسانی اور حرص جوانی نے لیا کہا خدا نے مجھے
کسی چیز کا محتاج نہین کیا مگر ایک مطلب ہے زبانی نہ کہونگا رقعہ لکھونگا اگر مہربانی فرمائیے سربمہر
لیجائیے خواجہ سرا نے قبول کیا مین نے رقعہ لکھدیا مضمون یہ تھا کہ یہ فارس ملک فارس مین
تخت فرمان روائی پر کامگار اور سخاوت مین شہرہ روزگار تھا ایک سیاح نے اوصاف حمیدہ اور
خصائل پسندیدہ ملکہ سے شمہ بیان کیا مجکو اشتیاق نے لیا لباس بدلا اکیلا نکلا حق تعالے نے بخیر و خوبی
یہان پہونچایا حال ملکہ جو سنا تھا کہین اوس سے زیادہ پایا سرکار کے گماشتے باخلاق پیش آئے نقد
و جنس سب حاضر لائے لیکن عالم آزادی مین یہ بار مجکو کیا درکار اگر ملکہ شرع شریف سے انکار
نفرمائے بسبب عقد نکاح مین آئے عہد کرتا ہون کہ تا زندگی حلقۂ بندگی سے باہر نہ آؤنگا اور غلام وار
فرمان برداری بجالاؤنگا باقی اختیار بدست مختار خواجہ سرا نے خط پہونچایا ملکہ نے یاد فرمایا
سر دروازۂ حرم ایک دایہ محرم بازیور مرصع کار بالائے کرسی زر نگار بیٹھی تھی مین نے بھی جاکر ایک کرسی پر
نشست کی ہر ایک نے تعظیم دی دایہ نے کہا اے فرزند ملکہ دعا کہتی ہے اور فرماتی ہے کہ
نہ مجکو شرع شریف سے عار ہے نہ شوہر کرنے سے انکار ہے ایک مدت سے تجھسے محب صادق کی

جستجو ہے آج سے مجکو اپنا نام مرد جان اور خادمون سے کمتر پہچان دنیا مین ہر عورت کا مہر مقرر ہے مگر
میرا مہر ایک شرط پر منحصر ہے پوچھا شرط کیا دایہ نے کہا کوئی جاے بہروز کو لائے بہروز پوشاک فاخرہ
در بر ہزار کلید بالاے کمر خراماں آیا دایہ نے فرمایا اے بہروز احوال نیمروز بیان کر اوسنے کہا اے عزیز
سرکار جہان مدار ملکہ مین ہزار غلام صاحب اقتدار ہے اور سب سے کمترین یہ خاکسار ہے ہر ایک تجارت کے
واسطے جاتا ہے اور جب آتا ہے ملکہ حرف سود و زیان درمیان نہین لاتی ہے وضع ہر دیار استفسار فرماتی ہے
ایک بار مین شہر نیمروز کی طرف گذرا وہان ہر شخص سیاہ پوش نظر آیا ہر چند پوچھا کسی نے نہ بتایا
نظم سب ادنےٰ و اعلےٰ سے تا بادشاہ ۞ سیاہ پوش تھے جس طرح نجم و ماہ ۞ مین ہر چند پوچھا کیا سب سے
بھید ۞ نہ ہرگز ہوئی وہ سیاہی سپید ۞ روز اول ماہ از وزیر تا بادشاہ تمام خرد و بزرگ ہمراہ شہر سے
نکل کر باہر کھڑے ہوئے ہر ایک روبصحرا برابر صف آرا ایک نوجوان گاؤ زرد پر سوار آگے خدمتگار
نیستان سے نمودار ہوا جلد گاؤ سے اوترکے اوسنے نشست کی غلام مرتبان صف کی طرف لایا
ہر ایک کو دکھایا سب نے تحسین اور آفرین کی غلام ادھر سے پھرا اوسکے آگے مرتبان دھرا اوسنے
وہ تیغہ جڑا کہ اوسکا سر دس قدم پر جا پڑا پھر سوار ہوکر نیستان کو چلا ہر ایک نے دست افسوس ملا
مین پوچھتا رہا کسی نے کچھ نہ کہا غرض ہر ماہ یہی ازدحام اور اوس جوان کا یہی کام ہے مین نے خدمت
ملکہ مین یہ احوال عرض کیا ملکہ کو حیرت نے لیا فرمایا کوئی جائے تحقیق کر آئے ایک غلام گیا چند ماہ کے بعد
وہان بیمار ہوا اور رسوا نامہ لکھا کہ جو کچھ سمع شریف مین پہونچا راست ہے مگر اس عقدے کا حال کھلنا دشوار ہے
آگے ملکہ مختار ہے غلام فدا اور حق نمک سے ادا ہوا اے عزیز ملکہ نے یہ سُنکر تعجب کیا اور کشف اس راز کا
اپنا مہر قرار دیا جو خبر لائے وہ خلعت دامادی پائے اگر تجھمین قدرت ہو جا خبر لا نہین تو آپ کو خاک
مین ملا مگر اس ہوس سے درگذر خیال خام نکر مین نے کہا جاتا ہون انشاء اللہ تعالے کامیاب ہوتا ہون
مگر ایک عقدہ ہے اگر ملکہ مجکو متصل پردہ بُلائے اور حال بیان فرمائے مہربانی سے بعید نہوگا
دایہ نے پیغام پہونچایا ملکہ نے یاد فرمایا سبحان اللہ مکان نمونہ بہشت لونڈیان حور سرشت میرے واسطے
ایک کُرسی آئی ملکہ پس پردہ تشریف لائی مین نے ثنا و صفت کے بعد کہا جس روز سے تقدیر قلمرو ملکہ مین
لائی منزل بمنزل ضیافت کھائی اور شہر خاص کار پردازان سرکار نے اس قدر نقد و جنس
در پیش کیا کہ مال دنیا سے بے نیاز کر دیا لیکن مین نے اس عالم آزادگی مین کچھ نہ اوٹھایا امانت رکھدیا

معلوم ہوا اسی طرح جو مسافر آتا ہے ممنون ہو جاتا ہے اپنی دانست مین انتفاع ولایت ایک مہمان خانیکو
کفایت نہین کرسکتا ہے یہ خرچ کہان سے چلتا ہے اگر ملکہ اس راز سے مطلع فرمائے بندہ تلاش کیواسطے
جائے دایہ نے کہا شب کو گذارش کیا جائیگا مین اوٹھکر مہمان خانے مین آیا شب کو مجھے یاد فرمایا
جاکر دیکھا کہ دو شاخہ اور پنجشاخہ روشن بیشمار نقرہ و طلا کے شمعدان ہزار شامیانے زر دوزی جھالر
مروارید جابجا استادہ اسباب عیش و عشرت بخوبی آمادہ فرش ملوکانہ مسند خسروانہ جاتی چلتے
دایہ محلسرائے خاص مین لائی آئینہ بندی مستحکم شیشہ ہائے حلبی قد آدم در و دیوار کو اس قدر مرصع کیا کہ
گویا تمام عالم کا جواہر جڑ دیا ہے ملکہ پس پردہ تشریف لائی دایہ باہر آئی مجھکو کرسی دی آپ حکایت
آغاز کی کہ اس دیار کا والی سات بیٹیان رکھتا تھا بلند اختر ایک سے ایک بہتر روز جشن سب بیٹیان
پوشاک پہن کر باپ کے سامنے آئین آداب بجالائین باپ نے سب سے پوچھا تم میرے نصیب سے
پاتی ہو ہر ایک نے عرض کی یہ حشمت آپ کی بدولت ہے مگر چھوٹی لڑکی نے کہا غریب پرور نصیب اپنا
اپنا رہبر ہے یہ سخن ناپسند آیا فرمایا کہ نالکی مین ڈال کر اسے لیجائین صحراے لق و دق مین چھوڑ آئین
آدھی رات کو لوگ سوتے مین اوٹھا لائے اور صحراے ہولناک مین چھوڑ آئے شاہزادی جاگی رونے لگی
نظم کرون کیا مین رونے کا اوسکے بیان ٭ ہوئے دونون آنکھون سے دریا روان ٭ جو ڈھ برسے
وہان خشک تھے سو بھرے ٭ ہوئے خار صحرا کے سارے ہرے ٭ نہ یگانہ نہ بیگانہ نہ پانی نہ دانہ تن تنہا
حیران دل پریشان تیسرے روز خدا کی طرف رجوع لائی اوسکی دعا نے اجابت پائی غیب سے ایک
فقیر آیا اسے بھوکا پایا اپنے جھولے سے روٹی دی اور تسلی کی کہا اے شاہزادی خاطر جمع رکھ مین بھیک
مانگ لاؤن گا تجھکو کھلاؤن گا چنانچہ ہر روز فقیر جاتا گدائی کر لاتا ملکہ نے ایک روز تیل اور کنگھی طلب کی
فقیر نے لا دی کنگھی کرنے مین بالون سے ایک جواہر ہاتھ آیا فقیر پانچ سو کو بیچ لایا ملکہ نے کہا مزدور لائین حویلی
بنائین فقیر بولا اگر مٹی کھدی ہوئی پاتا مین آپ دیوار بناتا ملکہ نے بیل ہاتھ مین لیا شغل اختیار کیا تھوڑی
زمین کھودی کہ ایک دروازہ نظر آیا خانہ پر از خزانہ پایا بقدر احتیاج لیا اور بند کیا نظم نہ تھے
اوسکی قسمت مین جو درد و رنج ٭ دیا حق نے اوسکو خرابے مین گنج ٭ کہا شاہزادی نے کلمہ بجا ٭
کہ ہر ایک کا ہے نصیبہ جدا ٭ فقیر بموجب ایما معمار اور مزدور شہر سے لایا ملکہ نے شہر پناہ
بلند اور قلعہ آسمان پیوند تجویز فرمایا زر خطیر دیا اور راسید وار کیا عمارت عالی جلد طیار ہوئی اور شہرہ روزگار ہوئی

رفتہ رفتہ بادشاہ نے خبر پائی پوچھا یہ ملکہ کس خاندان سے آئی جواب شافی نپایا حیرت مین آیا اپنا ایک
معتمد ملکہ کے نزدیک بھیجا ارادہ ہے کہ ہم آپ بطریق سیر آئین عمارت ملاحظہ فرمائین ملکہ نے خوش ہو کر
عرض کی اس غریب کے زہے نصیب جہان پناہ اگر کل تشریف لائین سرفراز فرمائین دوسرے روز شاہ
والا تبار تخت روان پر سوار ہو کر آئے ملکہ باکنیزان خوب رو اور مع نغمہ سرایان خوش گلو تا دروازہ آئی
آداب بجالائی زنجیر فیل کوہ پیکر اور کئی گھوڑے بازیور پیش کش کیے اور چند جواہر گران بہا نذر دیے
بادشاہ حیران رہا زبان مبارک سے کہا اے عاقلہ کس ولایت سے آئی اور کیون حویلی ویرانے مین بنائی
ملکہ نے عرض کی یہ وہی کنیز بے تمیز اور دختر ناچیز ہے کہ آپ نے غصہ کیا اور نکال دیا بادشاہ کو فوراً وہ
بات یاد آئی شفقت پدری فرمائی پیشانی پر بوسہ دیا اور گود مین لیا پھر خاصہ آیا تناول فرمایا بادشاہ بیگم
اور لڑکیون کو طلب کیا ملکہ نے ہر خواہر کو جواہر اس قدر دیا کہ اگر ہفت اقلیم کے جواہرات لائین اوسکے
پاسنگ کو نپائین تا حین حیات بادشاہ نے حکمرانی فرمائی اوسکے بعد ملکہ پر سلطنت قرار پائی دولت
خداداد بے زوال ہے ملکہ ترقی شامل حال ہے اے قبلہ عالم مین نے یہ سُنکر ملکہ کو دعا دی اور نیمروز کی
راہ لی مدت کے بعد وہان پہونچا عالم سیاہ پوش جو سُنا تھا وہی نظر آیا مین نے تحقیقات کیواسطے
سر دھنا کسی سے کچھ نہ سُنا غرۂ ماہ کو پھر وہی ہنگامہ روبکار ہوا اور گاؤ سوار نمودار ہوا چاہا
اوسکے پیچھے جاؤن دریافت کراؤن لوگون نے مجکو گھیر ابزور پھیر امطلب بر نہ آیا افسوس کھایا
ناچار تیسری بار مین نے کسی سے نہ کہا نیستان مین چھپ رہا جب گاؤ سوار صف سے دوچار ہو کر پھرا
گاؤ شاں باد اوڑا مین پیچھے چلا شمشیر کھینچکر کہا جا یہان نہ آ مین نے آوازہ فقیرانہ کیا خنجر مرصع پھینک دیا
مین نے پیچھا نہ چھوڑا پھر باگ کو موڑا کہا اے فقیر خون ناحق ہوتا ہے کیون جان کھوتا ہے مین نے کہا اے جوانمرد
دریغ نکر نا مجکو راحت ہے مرنا یہ سُنکر تلوار میان مین کی اور اپنی راہ لی دو کوس پر ایک باغ تھا دیوارین بلند
دروازہ بند نعرہ ہولناک زبان پر لایا کہ تمام باغ نے لرزہ کھایا دروازہ کھلا وہ اندر سے چلا مین نے دل مین کہا
مطلب رہا بارے خدا نے اوسکو رحم دیا مجکو طلب کیا دیکھا ایک جوان ہے نازنین بالائے مسند مربع نشین
طیاری شیشۂ حلبی روبکار اور سرو زمرد مین اوسکے درمیان طیار مین آداب بجالایا بیٹھنے کو فرمایا حاضری
طلب کی مجکو بھی دی وقت شام اوس مقام سے اوٹھا غلامون نے کنارہ کیا مین نے بھی گوشہ لیا
وہ جوان مانند سرو روان باغ کی طرف آیا مین نے دریچہ سے نکل کر آپ کو زیر درخت چھپایا اوس نے ایک چوب دستی

ہاتھ مین لی گاؤ کو خوب زد و کوب کی پھر ایک دروازہ کھول کے در آیا وہان گاؤ کا احوال کچھہ نیا پایا پھر آکر
گاؤ کا بوسہ لیا اور پیار کیا پھر مکان اول مین آیا کھانا کھایا مین تا وقت خواب بیٹھا رہا مجھسے کہا ای عزیز
پوچھ کر کیا رنگ ہے کہ زندگی سے تنگ مین نے ابتدا سے انتہا تک سب بیان کیا تو سر زبان پر لایا فرمایا ای
عزیز تو کامیاب ہوا اور مین زیادہ تر بیتاب ہوا اے قبلۂ عالم مین نے اوسمین عشق کی سوختگی پائی قسم کھائی
کہ اگر اس گائے کے اسرار سے خبردار ہون جب تک کہ آپ کی مراد بر نلاؤن اپنی منزل مقصود کی طرف
نجاؤن اوسنے مجکو شفیق اور رفیق جانا کہا مین اس ولایت کے والی کا فرزند ہون وقت تولد منجمون نے
مونس کی فضل الٰہی سے شاہزادہ جمیع علوم سے بہرہ یاب اور روشن تر از آفتاب ہوگا مگر چودہ برس تک
آفتاب اور ماہتاب کا دیکھنا زبون ہے بلکہ بیم جنون سے پر فرمایا دایہ تہ خانے مین لیجائے ہرگز
باہر نہ لائے صلاح وزراے دانشور سے ایک باغ مختصر طبع پسند دیوارین بلند ترتیب دیا اوسپر
خیمہ نمد استادہ کیا روشنی کے واسطے شیشے جا بجا لگائے مجکو مع دایہ او چند خواص وہان
لائے باپ نے حکیم جہت تعلیم تعین فرمایا ہر فن سے بہرہ وافر پایا ایک روز شب ماہ تھی مین
سیر باغ کرتا تھا ایک گل عجیب نظر آیا مین نے ہاتھ دوڑایا نپایا جب مین جھکتا وہ چھپتا اور جب ہاتھ
دور لیجاتا نظر آتا ظاہر اوسکت درازی شاخ نہال سے نمد بوسیدہ مین سوراخ ہوا وہ گل شعاعی تھا
مین نے کبھی دھوپ اور چاندنی ندیکھی تھی حیران ہوا ناگاہ نمد پارہ ہوا اور چاندنی آشکارا ہوئی اور ایک
آواز قہقہہ آئی مین نے نگاہ اوٹھائی دیکھا ایک تخت ہے طلا کار اوسپر ایک نازنین سوار تاج مرصع بر سر
چارقب مروارید در بر فوراً تخت نیچے آیا مجکو پکڑ کر پاس بیٹھایا او جام پے در پے پیے صحبت موافق پائی
لذت وافر پائی اس قدر میرا دل لیا کہ فریفتہ کیا فرمایا آدمی بیوفا ہوتا ہے نہین تو جب تک جیتی تیری
ہی محبت پیتی ایک ساعت کے بعد پریزاد آئی آداب بجا لائی کچھ اپنی زبان مین عرض کیا وہ نازنین
روئی کہا مین نے چاہا تھا تیرے ساتھ کوئی دم خوشی سے بسر لیجاؤن اور لطف زندگی پاؤن

نظم

مین جاتی ہون ناچار اے میری جان ۞ نہو نامری سمت سے بدگمان ۞ شب و روز دم تیرا بھرنا مجھے ۞
فراموش تو بھی نہ کرنا مجھے ۞

مین نے کہا اے راحت جان تیرا مقام کہان اگر چاہون کہ پھر دولت دیدار
پاؤن کس سے پوچھون کدھر جاؤن اپنے مقام سے نشان دے یا مجھے ساتھ لے کہا مین بادشاہ
جن کی بیٹی ہون آدمی کی کیا قدرت کہ وہان جائے اور مجھے دیکھنے پائے یہ حرف کہا اور آنسوؤن کا

دریا بہایا پریزادون نے تخت اوٹھایا ہوا پر اوڑایا جہان تک نظر کام کرتی رہی مین اوسی دیکھتا رہا اور وہ
مجھے دیکھتی رہی جب غائب ہوئی سودازدہ ہر طرف پھرا اور بے اختیار زمین پر گرا روتا اور کہتا **نظم**
کہان تو گئی اے مری نور عین ؛ نہ آرام جی کو نہ دل کو ہے چین ؛ ترے ہجر مین ہاے مرتا ہون مین ؛ گئی
دم مین باقی سو بھرتا ہون مین ؛ معالجے سودا جن دم کیا بادشاہ کو اس خبر نے صدمہ دیا بادشاہ خود
تشریف لائے دانا اور ذوفنون ساتھ آئے ہر ایک نے تدبیر فرمائی سود مند نہ آئی مین روز بروز
لاغر ہوتا اور راتون کو نہ سوتا **نظم** کبھی آسمان کی طرف تھی نگاہ ؛ کبھی باد سے پوچھتا اوسکی راہ ؛
کبھی اوڑتی چڑیا سے کہتا پکار ؛ بتانا مجھے اوس پری کا دیار ؛ اس عرصہ مین ایک سوداگر وارد ہوا
اوسنے التماس کیا ہندوستان مین ایک جزیرہ دلکشا جان فزا ہے وہان جوگی رہتا ہے
افلاطون کردار ارسطو روزگار اوسکی حویلی نہایت بلند برج بارہ آسمان پیوند سال کے
بعد ایکبار وز باہر آتا ہے دریا کو جاتا ہے نزدیک و دور کے بیمار اوسکے منتظر رہتے ہین اوس روز کو
روز عید کہتے ہین جوگی اشنان کے بعد ایک نظر دیکھکر نسخہ لکھکر سب کو دیجاتا ہے ہر ایک شفا پاتا ہے
اگر اجازت پاؤن شاہزادے کو وہان لیجاؤن بادشاہ نے حکم دیا وزیر کو ساتھ کیا مدت کے بعد
وہان پہونچا فی الواقع اوس ٹاپو کی فضا جانفزا تھی اور آب و ہوا دلکشا تھی دل کو راحت اور جی کو
فرحت ہوئی مگر اوس پری کی یاد شب و روز تھی اور گرمی عشق سینہ سوز تھی ایک روز بیمارون نے
خوشی کا نقارہ بجایا کہ کل روز عید اور ساعت سعید ہے علی الصباح جوگی باہر آیا دریا مین نہایا بعد اشنان
قلمدان مرصع در بر دستار نو بر سر لنگوٹ بند قد بلند عفص گردن فربہ بدن دست راست مین
قلم جادو رقم بیمارون کی صف کی طرف گیا ہر ایک کو نسخہ لکھدیا جب میری نوبت آئی دیوانگی پائی
بعد فراغ اپنے باغ مین آیا مجکو ساتھ لایا ایک مکان مین بٹھایا باغ کا دروازہ معمور کیا قفل دیا خود
ایک حجرے مین جا کر زنجیر بند کی پھر میری خبر لی وہان درخت باردار تھے مین میوہ خوشگوار کھاتا اور سیر بہاتا
چالیس روز کے بعد آیا مجھے خوش پایا ایک مرتبان معجون کا دیا کہ ہر روز چنے کے برابر کھانا اور جس میوہ کو
رغبت ہو نوش فرمانا یہ کہکر گوشہ لیا اور دروازہ بند کیا مین بدستور میوہ کھاتا شکر الٰہی بجالاتا اپنی حالت
روز بہتر نظر آتی مگر وہ پری خاطر سے نجاتی اوس مکان مین کتب خانہ تھا مین کتاب لاتا بہرہ اوٹھاتا
علم و حکمت سے خبردار ہوا اور طبابت مین واقف کار ہوا جب پھر روز عید آیا جوگی مجھے باہر لایا

میرے رفقا وڈرے آئے شکر الٰہی بجالائے جوگی نے اشنان کیا قلمدان مجکو دیا ہر بیمار کا نسخہ لکھا
مین نے نسخہ نویسی کو بھی سیکھا ایک مریض تھا جوان نہایت ناتوان خوش رو چار ابرو صاحب لیاقت
مگر بیطاقت جوگی جب باغ مین چلا کہا اسکو ساتھ لا مین نے جوانی کو کام فرمایا گود مین اوٹھا لا یا جوگی نے
اوسی حجرے مین لیا دروازہ بند کیا ایک رخنہ سے کیا دیکھتا ہون کہ تھوڑی کھوپری اوسکے سر سے جدا کی گئی
اور انبر ہاتھ مین لی ہے مین نے ایک کتاب مین مطالعہ کیا تھا کہ اگر ہزار پا کان مین جائے انبر نیم گرم سے
اسکو نکال لائے میری زبان سے نکلا کہ اے اُستاد انبر گرم ہے اور ہزار پا نرم ہے داسوختہ ہو
ناخن رہجائے اور بیمار ایذا پائے یہ حرف سنکر بیتاب کھایا حجرے سے باہر آیا رشک سے سر
زمین پر پٹپکا اور پھانسی گلے مین ڈال کر درخت سے لٹکا اوسکا وعدہ برابر ہوا فوراً مواجل گیا
جان کو دیا مین جو اودھر آیا اوسے مُردہ پایا افسوس کیا کھود کر گاڑدیا اوسکے موے سر سے
ایک کنجی ہاتھ آئی اوسکا قفل تلاش سے پایا کھول کر در آیا وہ خانہ پُر از خزانہ تھا وہان ایک کتاب
ملی بخط جلی اوسمین ادویا اور مجربات اور نسخہ تسخیر جنات تھے مین نے خوش ہوکر مریض کی جبہ پر کھوپری
قائم کی مرہم لگایا اوسنے شفا پائی زخم بھر آیا جوان بزرگ خاندان یار موافق اور دوست صادق ہوا
صحت کے بعد دروازہ کھول دیا جوان کو رخصت کیا بمشورت وزیر بال فقیر سے کشتی پر کی اور
وطن کی راہ لی جب شہر کے نزدیک پہونچا بادشاہ نے مع سپاہ تشریف ارزانی فرمائی جان تازہ پائی
قدمبوسی کے بعد مین نے عرض کی اے قبلۂ دوجہان میرا باغ قدیم کہان فرمایا وہان تلک کسی نے پہنچ دیا
اس باعث سے ویران کیا اب قلعے مین مقام لیجیے آرام کیجیے مین نے قبول نکیا اور رو دیا ہرچند سمجھایا
خاطر مین نہ لایا ناچار کئی ہزار معمار مستعد کار اور باغ بدستور طیار ہوا مین نے وہان گوشہ لیا اور عمل تسخیر
شروع کیا ہر روز احوال عجیب نظر آیا مگر برکت اسم اعظم سے خوف نہ کھایا شب چہلم لرزہ زمین اور آوازہ
سہمگین کے بعد ایک پیر مرد سر پر تاج مرصع کار تخت پر سوار ہوا سے نیچے آیا ملامت کے بعد فرمایا اے عزیز
کیا چاہتا ہے کہ ہمکو ستاتا ہے مین نے کہا تیری دختر میری غارتگر ہے اے خدا مجھے دکھا کہا جنات کی قسم سے
ایک قوم سیاہ ہے بندہ اوس گروہ کا بادشاہ ہے میری دختر بدہیئت ہے اور تو فرشتہ طلعت ہے وہ تیری
صحبت کے قابل نہین مین نے کہا حیلے سے درگذر اوسے حاضر کر تنگ آیا ناچار ہوکر بلایا ایک دختر
کریہہ منظر زر زیور وگوہر مین غرق مگر اوس مہجبین سے زمین آسمان کا فرق تخت پر سوار

نمودار ہوئی مین نے کہا تو نے وہ نازنین چھپائی اوسنے قسم کھائی کہا مطلب یہ ہے کہ تیری معشوقہ دختر
بادشاہ شاہان ہو مگر اوسکا ہاتھ آنا مشکل اور محنت بیجا حاصل ہے مین نے اوسے مطابق القول پایا
اوسکا ماننا خیال میں لایا اور رخصت دی دعوت پھر شروع کی شب اربعین اوس نازنین کا باپ
مع چند خدمتگار تخت پر سوار آیا کہا مجکو کیون طلب فرمایا مین نے کہا ایک مدت سے تیری دختر نے
مجکو دیوانہ اور آپ سے بیگانہ کیا ہے **نظم** نہ باہر خوش آتا ہے مجکو نہ گھر ٭ شب و روز رہتا ہون
آشفتہ سر ٭ کوئی جیسا دنیا مین سکین نہین ٭ کہ جس کو کسی طور تسکین نہین ٭ کہا تو خاکی وہ آتشی
موافقت دشوار او صحبت ناگوار ہے صورت مباشرت مین اوسکو قوت تجکو مضرت ہوئیگی کہا
اے پدر بزرگوار یہ خاکسار فقط طالب دیدار ہے آرزومند بوس و کنار نہین اوسنے کہا آدمی زاد
زبان سے کہتا ہے مگر قول پر ثابت نہین رہتا ہے مین نے کہا برائے خدا ایک بار دیدار دکھا کہ مدت سے
بیتاب اور بیخور و خواب ہون بارے رحم کیا اور قول لیا فوراً وہ پری تمثال زہرہ و مشتری
دُر و گوہر مین غرق تاج مرصع بالائے فرق دروازے سے آئی مین نے زندگی پائی **اشعار** نظر آئی مجکو
جو وہ خوش ادا ٭ دل و جان سے اوسپر ہوا مین فدا ٭ محبت سے آغوش مین لے لیا ٭ جدا وہ گھڑی تک
نہ ہونے دیا ٭ ہوئے میرے محکوم جن و پری ٭ پری تھی سلیمان کی انگشتری ٭ خوشی سے مرا غنچۂ دل
کھلا ٭ مجھے تخت جمشید گویا ملا ٭ ہم دونون فراغت سے باغ مین بسر لیجاتے اور آپس کے دیدار سے
حلاوت پاتے وہ پری میری دلبری مین رہتی اور ہر وقت کہتی اے دوستدار جنون سے خبردار
یہ مکار اور جفاکار ہوتے ہین ایک رات مجکو شہوت غالب اور ہوس بشری طالب ہوئی قول
فراموش کیا اوسے آغوش مین لیا کسی نے کہا اس وقت کلام ربانی پاس رکھنا نادانی ہے مین نے
اپنے بیگانے مین تمیز نہ کی کتاب اوسکو دی پری نے فرمایا تو نے فریب کھایا کتاب عفریت کو دی
آفت سر پر لی مین نے دوڑکر اوسے لیا اوسنے کتاب کو اور کے ہاتھ مین دیا مجکو ایک افسون یاد آیا اوسکو
بیل بنایا خدا جانے جنون نے کیا سحر کیا وہ پری بیہوش اور مین از خود فراموش ہوا ناچار شغل کے
واسطے زمرد کا مرتبان بناتا ہون اور غرہ ہر ماہ کو باہر جاتا ہون قتل غلام محض اسواسطے ہی کہ کسی کو
رحم آئے میرے حق مین دعا فرمائے جہان پناہ سلامت اوس عزیز کے حال پر مجکو رقت آئی قسم کھائی
کہ جبتک تیرا مطلب بر نہ لاؤن اپنے کام کو نہ جاؤن پھر رخصت ہوا پانچ برس تک گردش کھائی مراد بر نہ آئی

اتفاقاً ایک کوہ پر گذر اجاہا وہان سے گرون اور فوراً مرون ناگاہ وہی مرد خدا آگاہ نظر آیا بزرگون کے طریق پر ارشاد فرمایا اس جہت سے آب و دانہ ادھر لایا الحمد للہ آپ کی حضوری مین دخل پایا یقین ہے کہ حسب ارشاد فقیر برآمد کار ہوا ور ہر ایک شکر گذار ہو

قصہ درویش چہارم

چوتھا فقیر بولا کہ یہ کمترین شاہزادہ ملک چین ہے مین خردسال تھا باپ نے وقت رحلت اپنے بھائی کو سلطنت دی اور وصیت کی کہ میرا فرزند جس وقت حد بلوغ کو پہونچے اپنی بیٹی دیجیو اور ملک کا مالک کیجیو چچا نے مجکو فرمایا حرم مین جائے باہر نکلنے نپائے جو بیٹی میرے نامزد تھی مین اوسے بہت چاہتا اور خوش رہتا مبارک نام میرے باپ کا غلام تھا کبھی کبھی مین اوسکے پاس جاتا وہ حق نمک بجالاتا چودہ برس کی عمر مین ایک کنیز نے مجکو گالی دی مین روتا ہوا مبارک کے نزدیک آیا وہ مجکو چچا کے پاس لایا عرض کی بھائی کی وصیت بجالائیے اسکو کدخدا فرمایئے چچا نے مجکو دین لیا منجم کو طلب کیا پوچھا ساعت سعید اس نور دیدہ کی شادی دامادی کے واسطے سو برس مین آئے گی منجم مزاجدان تھا تقویم لی عرض کی قبلۂ عالم تین سو برس تک عطارد خانۂ زحل مین نازل ہے اور نحوست شامل ہے اوسکے بعد روز عید اور ساعت سعید ہے بادشاہ نے فرمایا کہ جب ایام نیک آئینگے شادیانہ بجائینگے مبارک یہ سنکر خاموش رہا بادشاہ نے کچھ اوسکے کان مین کہا آداب بجالایا اور مکان پر آیا مین نے پوچھا کیا حکم ہوا کہا اے برخوردار تجکو اس جفاکار کے پاس عبث لیگیا بہار جوانی دیکھکر ہر امیر کا دل باغ باغ ہوا مگر وہ ظالم بد دماغ ہوا آہستہ مجھسے کہا اس مدعی سلطنت کو زہر دیجیو اور دفع کیجیو اب کیا کرون نہ تیرا مارنا منظور نہ عدول حکمی کا مقدور یہ سنکر مین نے رودیا اوسنے گود مین لیا پدر بزرگوار کے مقبرہ مین آیا مجکو ساتھ لایا زمین کھودی ایک دروازہ نظر آیا مجکو اندر بلایا مین نے جانا اوسنے فریب دیا اور میرا کام تمام کیا مین خوف زدہ در آیا مکان وسیع پایا دیکھتا کیا ہون ایک حوض ہے لبریز ذر اور دس خمین اشرفیون سے پر ہر خم پر ایک پتھر کا بندر نمودار مگر ایک خم بیکار مین نے کہا اے نیک نہاد اس سے کیا مراد کہا تیرا باپ عطر وغیرہ تحفہ ملک صادق جن کے واسطے لیجاتا اور وہان سے زبرجد کا ایک بندر لاتا مین پوچھتا آپ تحفجات لیجاتے ہین ایک پتھر لاتے ہین کیا فائدہ کہا کسی سے نہ کہنا ہر بندر سردار ہے اور ہزار ہزار جن ایک ایک کا فرمان بردار ہے مگر ملک صادق کا حکم ہے جب تک دس میمون فراہم نہ آئین

اطاعت بجا نہ لائین تھوڑا عرصہ باقی تھا کہ باپ موا اور یہ راز فاش ہوا چاہتا ہون تجکو
ملک صادق کے نزدیک لیجاؤن اور ہمیون باقیماندہ لاؤن کہ جنون کی مدد سے یہ ظالم سزا پائے
اور ملک موروثی تیرے ہاتھہ آئے مین ذکیا تو بجاے والد بزرگوار ہے اور میرے کام کا مختار ہے
مکاسرا مین پہونچایا اور خود تحفجات فراہم لایا ایک روز بادشاہ سے عرض کی اگر حکم ہو اسکو صحراے
ہولناک مین لیجاؤن اور رفع کراؤن چنانچہ پروانگی دی مبارک نے وقت شب مجکو ساتھہ لیا
ایک مہینے مین راستہ طے کیا جب لشکر جن کے قریب پہونچا آنکھون مین سرمہ سلیمانی دیا داخل لشکر
ہوئے دیکھا ہر ایک جوان خوش رو ہنس مکھ شگفتہ تمثال آہو چشم جدھر گذرتے عفریت خوش طبعی کرتے
چلتے چلتے بارگاہ بادشاہ مین درآیا آداب بجالایا ملک صادق تاج مرصع برسر چار قب مروارید دربر
بتجمل تمام جلوس فرمایا ارکان دولت ہر ایک اپنے پایہ پر ایستادہ تھے مبارک نے زمین کو
بوسہ دیا اور التماس کیا کہ اسکا باپ موا اور یہ یتیم ہوا چنانچہ اوسکی وصیت نامہ ملک اسکے دفع مین
صلاح جانی وہان آپ کو جان بر ہوتے نیا یا سر کو قدم بنا کر یہان آیا بخیال بندگی والد بزرگوار امیدوار ہے
کہ بادشاہ کیوان بارگاہ ہمون نظر عنایت فرمائیے تو ملک موروثی ہاتھہ آئے ملک صادق نے فرمایا
برادر مرحوم نے میری خدمت بہت کی تو بھی مین نے اجازت نہ دی اب اوسکا فرزند عزیز آیا ہے
اوسکے واسطے ایک کام تجویز فرمایا ہے اگر درمیان خیانت نہ لائیگا زیادہ تر باپ سے منزلت
پائیگا اور اگر خلاف کریگا بہ موت مریگا مبارک نے کہا کیا مقدور پھر ایک کاغذ مجکو دیا اور حکم کیا
کہ اس تصویر کی صورت کی عورت میرے واسطے پیدا کر لاؤ مین نے جو وہ تصویر دیکھی بیکر
ملاحظہ کی طاقت ہاتھہ سے دی قریب تھا کہ بیہوش ہون بارے سنبھل کر رخصت ہوا مبارک سے
مین نے کہا ملک صادق نے یہ کام دیا مجکو ہلاک کیا جنون سے یہ مقدور رہین اگر آسمان پر
سراغ پائے اوٹھا لاوے مبارک نے کہا ملک صادق کاذب نہین البتہ کہین ہوگی تو نوجوان ہے
یہ برای امتحان ہے پھر ہم دونون نے دِہ بدِہ شہر بشہر سات برس تک گردش کھائی
کوئی اوس تصویر کی نظیر نظر نہ آئی اتفاقاً ایک شہر مین پہونچے اوسمین ہر ایک تسبیح خوان اور
حافظ قرآن وہان ایک اندھا نظر آیا محتاج پایا مین نے ایک اشرفی نذر کی اوسنے
دعا دی ہم سیر کرتے چلے ایک عمارت تھی وسیع نہایت رفیع مگر جابجا شکستہ

خراب وخستہ میری زبان سے نکلا افسوس یہ عمارت عالیشان اور اس صورت سے ویران چشم عبرت سے دیکھتا تھا وہی نابینا عصا زنان آیا کسی کو بلایا اندر سے ایک آواز آئی خیر ہے جلد مراجعت فرمائی کہا اے فرزند ایک فرزند سعادتمند نے مہربانی کی اشرفی دی بعد مدت طعام لذیذ لیا اور تیرے واسطے لباس خرید کیا کریم کارساز اپنا فضل فرمائے اوسکی مراد بر لائے یہ بات سنکر مجکو ترس آیا اندر کو بلایا پھر ایک مشت درم دی اور خاطر کی وہ دعا دیتا اندر گیا ایک نازنین ماہ جبین اندر کے دروازے سے نظر آئی اصل تصویر کی پائی مین نے دیکھکر غش کیا مبارک نے مجھے بغل مین لیا دیر تک پونچھتا رہا مین نے کچھ نکہا وہ نازنین پردے سے بولی کہ اے عزیز خدا سے ڈر پرائی استری پر نظر نہ کر مین اوس دلارام کی فصاحت کلام پر متعجب رہا جواب مین کہا کہ مین مسافر ہون بیچارہ وطن آوارہ اگر تمھارا بزرگ ایکدم مجھہ تک آئے یا مجکو اپنی خدمت مین بلائے مہربانی سے بعید نہوگا اوس پیر مرد نے میری آواز پہچانی اندر طلب کیا نازنین نے گوشہ لیا مین نے کہا اے پدر بزرگوار میرا باپ فرمان روائے ملک چین ہے اور یہ خاکسار عشق کی بدولت آوارۂ روے زمین ہے یہ تصویر عوض مبلغ خطیر ایک سوداگر سے لی لباس تبدیل کر کے سیاحی اختیار کی دِہ بدِہ شہر بشہر گردش کھائی آج میری مراد بر آئی وہ گنج حسن اس ویرانے مین نمودار ہے آگے تو مختار ہے اوسنے کہا اے برخوردار وہ زیبا نگار ایک بلا مین گرفتار ہے اوسکا وصل خیلے دشوار ہے پوچھا سبب کیا کہا مین اس دیار مین عالی تبار ہون اور شریف روزگار ہون خدا نے مجکو دختر کرامت فرمائی حسن مین بے نظیر پائی جسنے سنا دیوانہ ہوا اور اوسکا شہرہ خانہ بخانہ ہوا قضارا شاہزادے نے سنکر غائبانہ دل ہاتھہ سے دیا بادشاہ نے مجکو رضامند کیا بادشاہ کی قرابت کے سبب سے میرا رتبہ زیادہ اور در دولت کشادہ ہوا کمال تجمل سے شادی ہوئی اور ہر طرف سے مبارکبادی ہوئی شب زفاف کو نوشہ نے چاہا بوس وکنار سے حظ اوٹھائے آواز نالہ وآشوب اور صداے زد وکوب حجرے سے بلند ہوئی ہرچند چاہا اندر جائین خبر لائین دخل نپایا جب ہنگامہ فرو ہوا دیکھا نوشہ تیغ ستم سے کشتہ ہے اور عروس خوف زدہ خاک وخون مین آغشتہ ہے بادشاہ نے ماتم کیا اسے میرے گھر مین بھیج دیا جو شاہزادہ اسکے سبب سے قتل ہوا ارکان دولت نے التماس کیا دختر بداختر ہے قصاص بہتر ہے بادشاہ نے اشارت فرمائی جمع کثیر میرے گرد آئی خودبخود در ودیوار سقف ومینارے اس قدر بارش سنگ وخشت ہوئی کہ ہر ایک نے گریز کی اور اپنی اپنی

راہ لی بادشاہ نے آواز ہولناک سنی کہ اے ظالم بد اختر دختر سے درگذر نہین تو جو تیرے بیٹے نے سزا پائی
یقین کر کہ وہی آفت تجپر بھی آئی بادشاہ نے خوف کھایا فرمایا اوس سے ہاتھہ اوٹھاؤ ہرگز نہ ستاؤ
اوس آفت سے حافظ قرآن ہر طرف تلاوت کرتے ہین اور منتر جنتر پڑھتے ہین اے عزیز مجکو بھی
اس واردات سے خوب خبر نہ تھی مگر ایک روز عاجزہ سے پوچھا تھا کہا شب زفاف کو چھت شق ہوئی
ایک شخص سردار تخت پر سوار اور ایک جماعت بصورت انسان خوشرو مگر سم شگافتہ شاں آ پہونچے
آئی یہ آفت لائی جماعت نے شاہزادے کا قصد کیا اور سردار نے مجھے گود مین لیا مین خوف سے
بیہوش اور از خود فراموش ہوئی ایجوان اوس دن سے میرا حال تباہ ہے اور روز سیاہ ہے
یارون نے جدائی اور نوکرون نے بیوفائی کی اسباب سب فروخت ہوا بلکہ سوخت ہوا اب گدائی
کر لاتا ہون اوقات بسر لیجاتا ہون خوف سے کوئی میرا نام نہین لیتا ہے بلکہ بھیک بھی نہین دیتا ہے
بعد مدت آج تیری بدولت طعام لذیذ کھایا اور پوشاک نفیس لایا اگر آسیب کا صدمہ نہوتا
یہ عاجزہ تجکو دیتا اب اوسکا نام نہ لیجیو اور کسی سے یہ ذکر نکیجیو مین ہر چند خوشامد سے پیش آیا جواب نپایا
وقت شام کاروان سرا مین آیا خوشی سے پیرہن مین نہ سمایا مبارک نے کہا الحمد للہ تخت بیدار اور طالع
یار ہوا اور مین اپنے احوال پر اختلال پر متفکر کہ خدا جانے یہ مرد اپنی بیٹی دے یا نہ دے اور جو دے مبارک
ملک صادق کے واسطے نہ لے اور اگر مبارک کو بر سر رحم لاؤن ملک صادق سے امان کیونکر
پاؤن اور اس شہر مین قیام خوف بادشاہ مدام خدا جانے کیا سلوک فرمائے کیونکر پیش آئے
اس منصوبہ مین رات آخر کی اور صبح پوشاک اور غذا خوب لی پیر مرد کو جا کر دی اور پھر عرض کی اوسنے کہا
اے عزیز اپنی جان مفت نکھو اس آرزو سے ہاتھہ دھو مین نے کہا اے پدر بزرگوار بہت گردش کھائی
تب دولت میسر آئی اشعار کہان اب مجھے تاب دوری کی ہے ٭ کہان دل کو طاقت صبوری کی ہے ٭
مرا سر ہے اور آستانہ ترا ٭ خدا جلد لائے زمانہ ترا ٭ غرض ایک مہینے تک خدمت کرتا رہا ایک روز
پیر مرد نے کہا ای جوان تو اس ہوس سے دست بردار نہین ہوتا ہے اپنی جان مفت کھوتا ہے خیر
دختر سے ذکر کرتا ہون دیکھون کیا جواب پاتا ہون مین نے جو یہ خوشخبری پائی تمام رات نیند نہ آئی
صبحدم سر کو قدم بنا کر آیا پیر مرد نے فرمایا اے عزیز تو نے میری خدمت بہت کی مین نے بیٹی تجکو دی
مگر جب تک جیتا ہون وہ میری غمگسار ہے آگے تو مختار ہے قضائے کار چند روز کے بعد وہ پیر مرد موا

پیچ تجہیز و تکفین مین مشغول ہوا مبارک دختر کو جامہ اوڑھا کر کاروان سرا مین لایا اور تسلی دیکر منہ ہاتھ
دھلایا مین نے چاہا آج اپنی محبت آشکار کرون اور تعشق اظہار کرون مبارک نے کہا اے بیخبر برسون کی
محنت ضایع نکر مین نے رو دیا اور کنارہ کیا مبارک نے میری تسلی کے واسطے کان مین کہا اگر تو
امانت سلامت ملک صادق کو پہونچائیگا اغلب ہے کہ وہ مہربانی سے تجکو عنایت فرمائیگا نہین تو
اوسکے ہاتھون سے جان بر نہوگا پھر دو شتر خرید کیے کجاوے لیے جب سوار ہوکر شہر سے چلے
کئی جن آکر ملے مبارک سے کہا کسی نے ملک صادق سے خبر پہونچائی کہ وہ نازنین ہاتھ آئی
فرمایا اسی وقت جاو منزل بمنزل ساتھ آؤ یہ سنکر وہ نازنین بے اختیار اور بیقرار ہوئی
ہر دم روتی اور کہتی کہ اے ظالمو مجکو شہر سے کیون باہر لائے کہ جنات گرد آئے اور آدم زاد
جنات کو دیتے ہو کیون لعنتی لیتے ہو مبارک بلافصل چلا جاتا اور مجھسے اوسکو چھپاتا
ایک روز مبارک کو خواب مین غافل پایا پھر عہد اوس سے درمیان لایا کہ جب تک جان پابند
قالب ہے بندہ تیرا طالب ہے کہا اگر چاہتا تھا شہر سے کیون باہر آیا مین نے کہا بادشاہ سے
خوف کھایا اوسنے کہا پھر ناچاری اور مقام بے اختیاری ہے مجکو بھی تیری محبت مین مرتا مگر تو فراموش
نکرنا یہ کہکر ہم دونون رونے اور منہ لپیٹ کر سوئے مبارک بیدار ہوا اور میرے قول سے خبردار ہوا
کہا اے پسر جلدی نکر میرے پاس ایک روغن ہے اسکے بدن پر ملون گا اغلب ہے کہ ملک صادق کو
اوس سے نفرت آئے اور تجکو عطا فرمائے بارے تسکین پائی دل کو قوت آئی ہنوز سپیدۂ صبح نمودار
نہوا تھا کہ کئی جن مع خلعت فاخرہ ہمارے پاس آئے اور ایک ہودج زرنگار اوس نازنین نگار کے
واسطے لائے مبارک نے جلد روغن ملا اور رفتہ رفتہ بارگاہ ملک صادق مین پہونچے اوسنے میری
پیشانی پر بوسہ دیا اور امیدوار کیا پھر حرم کی طرف قدم رنجہ فرمایا اور ناخوش ہوکر نکل آیا مبارک کو
گالی دی اور تندی کی کہ اے گیدی خوب شرط بجالایا مبارک نے اپنا ستر دکھایا کہ حضرت سلامت
غلام نے جس وقت یہ مہم اپنے اوپر لی رجولیت کاٹ اول ملک کے حوالے کی تھوڑا مرہم سلیمانی لگایا
زخم بھر آیا وہ میری طرف مخاطب ہوا کہا اے نادان یہ خیال محال تیرے دل مین آیا کہ روغن لگایا
اس قدر رنجش فرمائی کہ مجکو تاب نہ آئی مین نے دوڑ کر خنجر چلایا وہ تخت کے نیچے آیا معلوم کیا کہ مرا اور
وہ لوٹ پوٹ کر صورت گردباد ہوا ایک گھڑی کے بعد آکر میرے وہ لات جڑی کہ ہوش نرہا جس وقت

مجکو ہوش آیا آپ کو جنگل مین پایا نہ وہ مقام نہ وہ دلارام خون جگر کھایا آہ سرد لبو نپر لایا صحرا صحرا اکوہ بکوہ گردش کھائی ملک صادق کے ملک کی راہ نپائی ارادہ کیا کوہ سے گرون اتفاقاً وہ عابد کہ جسنے ان بزرگون کو اس دیار کی طرف روانہ کیا تھا او سنے مجکو بھی حکم دیا الحمد للہ کہ ان بزرگون کی دولت ملاقات پائی اور جہان پناہ کی حضوری میسر آئی امید قوی ہے کہ ہر ایک کی مراد بر آئی او ر فقیر کا فرمودہ ظہور پائے

بادشاہ کے تولد فرزند کی خبر پانے اور فقیرونکے مطلب بر آنیکا احوال

یہ گفتگو درمیان تھی کہ دولت سرائے بادشاہ سے آوازہ شادی و مبارکبادی بلند ہوا خواجہ سرا خبر لایا کہ شاہزادے نے گلشن وجود مین جلوہ فرمایا بادشاہ نے کہا اہل حرم مین سے کوئی سہی قامت باردار نہ تھی یہ مژدہ عشرت اندوز کہان سے سامعہ افروز ہوا عرض کی کہ خلانی سہیلی مورد عتاب سلطانی خوف جان سے حضور مین نہ آتی تھی ملکہ جہانیان حاملہ جانکر خبر گیری فرماتی تھی اوس سے گل گلبن شہریاری شگفتہ ہوا بادشاہ نے خوش ہوکر اوسی دم شاہزادے کو باہر نکالا اور درویشون کے قدمون پر ڈالا اور کہا کہ اے فرمان روایان کشور دانائی تمھاری برکت سے میری مراد بر آئی خدا تمھاری مراد بھی بر لائے اور شتاب کامیاب فرمائے فقیرون نے شاہزادے کو گود مین لیا او ر پیشانی پر بوسہ دیا شادیانہ شادی بلند ہوا او ر عالم خرسند ہوا بادشاہ نے ارکان دولت کو انعام او ر منصب عالی دیا او ر رعیت کو محصول سہ سالہ معاف کیا دو گھڑی گذرنے نہین پائی کہ اندر سے آواز نوحہ آئی معلوم ہوا کہ جس وقت شاہزادے کو نہلا کر دایہ نے گود مین لیا ایک ابر تیرہ و تار نے ظہور کیا شاہزادہ غائب ہے او ر حالت دایہ عجائب ہے ہر ایک حیرت مین آیا سر نیچے لایا فقیر دست بدعا ہوئے او ر امیدوار فضل خدا ہوئے دو روز کے بعد شاہزادہ خلعت فاخرہ پہنکر آیا اور گہوارہ مرصع ساتھ لایا نئے سر سے شادی تازہ ہوئی اور مبارکبادی بلند آوازہ ہوئی اسی طرح شاہزادہ ہر مہینے جاتا اور تیسرے روز مع تحفجات آتا ہر ایک حیرت زدہ روزگار کہ الٰہی یہ کیا اسرار القصہ بادشاہ نے ایک عمارت دلکشا متصل محلسرا فقیرون کو دی چارون نے ایک جا سکونت کی بادشاہ جب امور ملکی سے فراغت پاتا ہر روز ایکبار اونکے پاس جاتا سات برس درویشون کی صلاح سے بعد آرزوی ملاقات اور شکر گذاری احسانات نامہ قلمبند کیا او ر شاہزادے کی بغل مین رکھدیا شاہزادہ غائب ہوا بادشاہ فقرا کی خدمت مین حاضر اور جواب خط کا منتظر تھا ناگاہ ایک کاغذ ہوا سے نیچے آیا مطالعہ فرمایا لکھا تھا اے آزاد بخت شاہزادہ بختیار کی خاطر کی اور تخت لانے کی

[illegible]

ادبار بخت دمی چند نفر بسر آتے ہین تمکو لاتے ہین آزاد بخت شکر گزار ہوا اور مع فقرا طیار ہوا اوسی وقت
چار پانچ شخص آئے آزاد بخت کا تخت فلک پر اوڑایا اور باغ ارم مین پہونچایا سر سبز سلیمانی سب کی آنکھون
لگا یا عجب تماشا دکھا یا گلزار تھا بہشت نشان عمارت عالیشان دو شاخون ہفت شاخون کی روشنی باعث قدر
کہ رات دن سے بہتر ملک شہپال نائب سلیمان بالائے تخت مرصع مجلس آرا اور خیل خیل پریزادون سے
قدرت خدا آشکارا ایک نازنین دختر ہفت سالہ روبرو مشغول بازی اور شاہزادہ بختیار پریزادون سے
مصروف دمسازی آزاد بخت نے سلام کیا ملک شہپال نے آغوش مین لیا تعظیم دی تکریم کی ہم نوالہ
اور ہم پیالہ ہوئے تمام رات ناچ رنگ رہا اور طبلہ اور مردنگ دوسرے روز احوال پوچھا آزاد بخت نے
سرگذشت ہر بزرگوار اور اونکی برکت سے پیدایش شاہزادہ بختیار سب شرح دی اور عرض کی بات یہ ہے
فضل کریم کارساز پر نظر رکھکر بسر لائے اور اب حضور پر نور السرور مین آئے پریزادون کا شاہنشاہ
توجہ فرمائے کہ غریبون کی مراد برآئے ملک شہپال نے افسوس کیا بلکہ خون جگر پیا بادشاہان جنات بحر و بر کو
نامہ لکھا کہ بمجرد ورود فرمان ہر ایک آپ کو بارگاہ فلک جاہ نائب سلیمان مین پہونچائے اور آدمی زاد
جسکے پاس ہو ساتھ لائے عفریتون نے نامے لیے ہر ایک کو جا کر دیے ملک شہپال نے اپنی داستان
آغاز کی کہ مین بھی فرزند کا آرزومند تھا جب حمل قرار پایا یہ میری زبان پر آیا کہ دختر یا پسر جو خالق
جن و بشر کرامت فرمائے اوسکی شادی آدم زاد کے ساتھ کیجائے جو دختر ہوئی اوسی وقت عفریت عالم کے
گرد آئے شاہزادہ بختیار کو لائے پریزادون نے گود مین لیا شیر دیا ہر مہینے اوسے یاد فرماتا ہون اور
تیسرے روز تمھارے پاس پہونچاتا ہون بیٹا تمھارا ہے اور داماد ہمارا ہے آزاد بخت شکر گزار اور
منت دار ہوا ایک ہفتے کے بعد شاہ جن و پری اطاعت بجا لائے سب حضور مین آگئے ملک شہپال نے
ہر ایک کو خلعت فاخرہ دیا اور مجلس کو آراستہ کیا ملک صادق سے نازنین شاہزادی چین طلب فرمائی
اوسنے چھپائی ملک شہپال نے سمجھایا وہ ناچار اوسے لایا اوسکے بعد بادشاہ ولایت دریاے
عمان سے شاہزادۂ نیمروز اور روح خوابیدہ اور وہ عفریت جو بیل ہو گیا تھا طلب کیا اوسنے بھی حاضر کر دیا
پھر دختر شاہ فرنگ اور بہزاد خان کی جست و جو درمیان آئی ہر ایک نے قسم کھائی مگر بادشاہ
قلزم نے سنکر اوٹھا یا ملک شہپال نے مبالغہ فرمایا اوسنے عرض کی جس روز اسکا باپ استقبال کو آیا
اور عالم ہجوم لایا مین سیر دریا کرتا تھا شاہزادی نظر آئی مین نے تیغ عشق کھائی اوسکو گرداب نے لیا مین نے

ڈوبنے ندیا بہزاد خان کمک کو پہونچا یہین نے اوسسے بھی کھینچا کہ صاحب درد اور جو ن مر
دونون موجود اور خوشنود ہین ملک شہپال نے کہا یہ جوان محق ہے وہ نازنین اسکو دے حیلہ نہ لے
نائب سلیمان کی خاطر کی لادی جب کہ تذکرہ دختر بادشاہ شام آیا سراغ نپایا فرمایا اتبو الا جن سے
کوئی باقی نہین کہا مسلسل جادو کہ نہایت صاحب شکوہ ہے اور اوسکا قلعہ بالائے کوہ ہے
فرمایا جلد لاؤ اوسی وقت عفریتان قوی بازو دائے بالائے قلعہ مسلسل جادو کو جاکر اوسکو باندھ لائے
دختر شاہ شام کا ذکر کیا اوسنے جواب نہ دیا حسب اشارہ وہ دو پارہ ہوا دختر شاہ شام کو ایک کنوئین مین
بند پایا کوئی نکال لایا فقیر شاد و شاد ہوئے اور قید غم سے آزاد ہوئے ملک شہپال نے نئے سر سے
مجلس شادی آراستہ کی اور پری نوش اپنی بیٹی شاہزادہ بخ...
خواجہ زادہ یمنی کے عقد نکاح مین آئی اور دختر شاہ فرنگ شاہ...
فارس سے ہم پیالہ ہوئی اور معشوقہ ملک صادق شاہزادہ چین کے حوالہ ہوئی اوسکے عوض شاہزادہ
چین کی بیٹی منگائی ملک صادق کو عنایت فرمائی شاہزادہ نیمروز کو اوسکی معشوقہ دل افروز دی اور بادشاہ
نیمروز کی بیٹی بہزاد خان کو مرحمت کی چالیس رات دن ہنگامہ شادی گرم رہا اوسکے بعد آزادبخت نے رخصت کیواسطے
کہا حکم ہوا کہ جنات اور پریان ہر ایک کو لیجائین بحفاظت تمام پہونچائین بس طرفۃ العین مین ہر ایک
اپنے مقام پر آیا شکر الٰہی بجالایا خواجہ زادہ یمنی اور بہزاد خان نے شاہزادہ بختیار کی رفاقت ہاتھ سے
ندی گلستان ارم کی ہوا پسند کی تا زندگی درمیان جن و انس رسم مکاتبات اور ترسیل تحفجات رہی

خاتمۃ الطبع

بتوفیق توفیق بخش چار عنصر فسانۂ رنگین اثر دلچسپ و پسندیدۂ طبع قصۂ چار درویش
موسوم بہ نوطرز مرصع مطبع آفاق مرجع عالی ہمت صاحب شوکت
و رو ر منشی نول کشور صاحب مقام کانپور مین
بماہ ستمبر ۱۸۸۶ء عیسوی بار سوم
بزیبایش طبع مقبول
خاص و عام ہوا

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا.

جامعہ کی ... مجلس ... ایک ماہ تک ...

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ و مجلس ... پانچ کتابیں ایک ماہ تک ... و عہدہ داران
مجالس شعبہ جات و نصاب پانچ کتابیں ... اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیات پانچ کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے اور اسٹوڈنٹ
اور اراکین دار الترجمہ دس کتابیں ... دو کتابیں بی۔اے اور تحقیقاتی جماعتوں کے

۳۔ طلبائے ایم۔اے، ایل ایل۔بی ... اپنے پاس رکھ سکیں گے۔
کے طلبہ تین کتابیں ایک ہفتہ تک اپنے پاس ... ہوں تو طلبہ سے جواب
طلبہ پانچ کتابیں دو ہفتہ ... کتابیں واپس نہ ہوں ... لیا جائیگا۔

۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ... ایک آنہ یومیہ فی کتاب ... کر جاری کی جا سکیں گی مگر اس غرض

۵۔ بشرط موقع کتابیں ... کتاب کا لانا لازم ہے۔ ... رسید داری
یہ کتب خانہ میں کتاب ...

۶۔ کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو ... پنسل سے
جاری ہوں گی۔

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان یا ...
نہ لگایا جائے۔

۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں
جاری نہیں کی جا سکیں گی۔ فقط